اگر تو تشنہ بی از فراق یار ازل | بنوش جرعۂ وصلش ز جام نور الدین

جلد ۱۳ — ۱۹ رجب ۱۳۳۱ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۶ جون ۱۹۱۳ء و ۱۳ ہاڑ سمت ۱۹۷۰ بروز جمعرات — نمبر ۱۷

ضعیف و مردہ دلے گر بقادیاں درآ | جائنٹ ایڈیٹر میاں معراج الدین عمر صاحب | کہ ہست محی و موتی کلام نور الدین

دس شرائط بیعت

اول یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہوجائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق وفجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ تمام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار اطاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد — ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازاں عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائ[illegible] پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

یسوعی تہذیب

کتاب "واقعہ صلیب پر چشمدید شہادت" کا اشتہار

ہمارے ناظرین بدر میں پڑھ چکے ہیں یہ کتاب مصر سے نکلی ہے اور امریکہ میں ترجمہ ہو کر انگریزی چھپی پھر وہاں سے ہندوستان آئی ہے اور ہمارے ایک دوست نے اسکا اُردو میں ترجمہ کیا ہے اور بدر ایجنسی نولکھا لاہور سے بقیمت ایک روپیہ فی نسخہ ملتی ہے۔ بدر میں اس کا اشتہار پڑھ کر نور افشاں کے ایڈیٹر صاحب نے ہمکو افترا پرداز۔ احمق۔ لاف زن۔ ذاتی دشمن اور گپی۔ بے حوصلہ۔ حجت باز۔ نالائق جوکتوں والا۔ دھوکہ باز۔ بے سروپا چسکا باز فرمایا ہے۔ یہ جواب ہے اُن واقعات کا جو کتاب کروسی فکشن بائی این۔ آئی وٹنس کے چھپنے سے روشن ہوئے ہیں تمام احمدی فرقہ کو یہ دس گالیاں پادری صاحب نے گن کر دی ہیں۔ اور یسوعی اخلاق کا خوب نمونہ دکھایا ہے۔ تعجب ہے کہ دس پر بس کیوں ہوئی حواریوں کی پاک تعداد تو بارہ ہے۔ پادری صاحب دو گالیاں اور دے دیتے تو ہر حواری کے نام پر ایک دُشنام کی تصدیق ہو جاتی مگر شاید یہودا کو اس واسطے چھوڑ دیا ہے کہ اُس نے تیس روپے کی نامعقول رقم لیکر خداوند کو پکڑوایا تھا اور پطرس کو اسواسطے چھوڑ دیا ہے کہ اُسنے بغیر کچھ لینے کے خداوند پر ملاعنت کی تھی۔ اس لحاظ سے تو باقی دس ہی رہ جاتے ہیں۔ سو نور پادری صاحب غور فرماویں کہ احمدیوں کا نام آتے ہی ان کے دکھاوے کے اخلاق کا طلسم کیوں ٹوٹ جاتا ہے اور اندر سے ان کے حقیقی اخلاق کا اظہار کیوں ہو جاتا ہے۔ اس میں راز کیا ہے۔ دشمنوں کے ساتھ پیار کرنیکا حکم احمدیت کا جھنڈا اُونچا بلند ہونے سے کیوں منسوخ ہو گیا۔ یسوعی صاحبان بھی غور کریں اور ہمارے مسلمان بھائی بھی سوچیں کہ احمدیت سے عیسائیت کیوں لرزہ کھاتی ہے۔ شاید کہ یسوع کے متضاد اور ایک دوسرے کے مخالف اقوال میں سے یہ قول کہ میں صلح کرانے نہیں آیا جنگ کرانے آیا ہوں۔ اسی زمانہ کے واسطے سمجھا گیا ہو۔ پادری صاحب حقانوں آپنے بانی اسلام اور اسلام کے برخلاف بہت بدزبانی کی ہم نے سب کچھ صبر سے برداشت کیا اب ہم ایک محققانہ بات پیش کرتے ہیں تو آپ لڑائی پر کیوں آمادہ ہوتے ہیں۔ نرم دلی سے سوچیں۔ تحقیقات بھی ہم یورپ امریکہ کی پیش کرتے ہیں نہ کہ اپنی۔ آپ خود مانتے ہیں مروجہ اناجیل بہت سی ہیں۔ اور یسوع کے زمانہ کی لکھی ہوئی کوئی نہیں۔ بعد میں مختلف لوگوں نے لکھیں۔ جن کو دعویٰ الہام نہ تھا اپنی اپنی سمجھ اور یادداشت کے مطابق اُنھوں نے سُنے سُنائے واقعات لکھدیئے۔ وہ انجیل ۷۰ کے قریب تھیں جن میں سے اکثر گم ہو چکی ہیں اور بعض کا پتہ لگا ہے کسی راہب خانہ سے مل جاتی ہیں۔ انھیں میں سے ایک یہ انجیل ہے جو یسوع کے ایک پرائیوٹ دوست اور یار غار نے لکھی۔ اگر یہ ناقابل اعتبار ہے تو پھر مروجہ اناجیل میں سے کوئی بھی قابل اعتبار نہیں بہرحال ہم پادری صاحب کی گالی کے عوض میں کوئی گالی نہیں دیتے۔ کیونکہ ہم حقیقی مسیح کے شاگرد ہیں ہاں ہم اُس عدل و رحم کا مطالبہ کرتے ہیں جس کا وعظ پادری صاحب کیا کرتے ہیں لیکن باادب التجا کرتے ہیں کہ ایسا نہ ہو کہ نور افشاں اپنی اہم سالہ کارگذاری کے عوض میں حقیقی نور بننے کا مدعی ہو کر کتاب "چشمدید شہادت" کے چھپنے کے غم میں رحم سے بھرا ہوا عدل کے تقاضا کو پورا کرنے کے واسطے اپنے آپ کو قربان کر دے۔ اس سے مخلوق کو کوئی فائدہ نہ پہنچ سکیگا۔ جیسا کہ یسوع کے کفارہ سے کوئی نہ پہنچا۔ کیونکہ سب یسوعی مرد آجتک پیشانی کے پسینے سے روٹی کھاتے ہیں اور سب یسوعی عورتیں زچگی کا درد اُٹھاتی ہیں۔ کفارہ ان کی کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ سو ایسا کام بیکار ہے ہاں دلائل حقہ سے آپ اس کتاب پر تنقید کریں مگر تنقید کے وقت مروجہ انجیلوں کو بھی مدنظر رکھیں تاکہ سب پر عدل کی نگاہ یکساں رہے ایسا نہ ہو کہ عدل کی چھری کسی اور پر چلے اور رحم سے فائدہ کوئی اور اُٹھا لے جائے تنقید کے وقت دیباچہ کتاب کو بھی ملاحظہ کر لیا جائے تاکہ ایسا نہ ہو کہ جن باتوں کا جواب معقول لکھا جا چکا ہے وہی پھر دہرائی جائیں ⁂

کوئی خاتون حج پر جانے والی

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے دریافت فرمایا ہے کہ اگر کوئی احمدی خاتون اس سال حج پر جانے والی ہو تو مطلع کرے۔ ایک شریف خاتون کے ساتھ اس کا ساتھ ہو سکتا ہے ⁂

کہاں ہیں

کیا کوئی صاحب بتلا سکتے ہیں کہ صوفی غلام رسول صاحب راجیکی کہاں وعظ و تبلیغ میں مصروف ہیں۔ لاہور اور پیرکوٹ اور راجیکی خط لکھے گئے تار دیا گیا مگر جواب ندارد

جذبۂ شوق

از نتیجۂ فکر مولوی نذیر احمد "نذیر" احمدی قوم اعوان سکنہ کوٹلہ مغلاں ضلع ڈیرہ غازیخاں

اے حضرت خلیفۃ المسیح

تو وہ شمع بزم دنیا ہے کہ تیرے نور پر
ہم تو پروانہ ہیں لیکن غیر جل جانے کو ہے

تو نے ثابت کر دیا موت مسیح ناصری
تجھ سے استکمال اس کے سارے افسانے کو ہے

کیوں نہ ہو آنا ترا اور کس طرح مانیں نہ ہم
صفحۂ ہستی سے جب اسلام مٹ جانے کو ہے

واقعہ صلیب مسیح کی چشمدید شہادت

یہ کتاب کیا ہے؟ کسر صلیب کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید میں ایک آسمانی نصرت ہے اسکا مصنف یسوع مسیح کا ایک دوست اور مددگار ہے اُس نے اُن تمام حالات اور منصوبوں کو اپنے ذاتی علم اور چشمدید شہادت سے تفصیل کے ساتھ لکھا ہے جو پلاطوس حاکم وقت اور دوسرے بارسوخ خیرخواہان یسوع مسیح نے اُس کے بچانے کے لئے کئے۔ اس کتاب کو انگریزی کتاب سے (جس کی قیمت سے ہے) میاں معراج الدین صاحب عمر احمدی (مالک اخبار بدر) نے بہت عمدہ اردو میں ترجمہ کیا ہے اور خاکسار نے اس کتاب کو نہایت خوبصورت لکھا کر چھپایا ہے قیمت صرف ایک روپیہ رکھی ہے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں بہت مقبول ہوئی ہے۔ ہاتھوں ہاتھ جا رہی ہے جلد درخواستیں بھیجیں

المشتہر نذیر احمد۔ منیجر بدر ایجنسی۔ لاہور۔ نولکھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

جلسہ احمدیہ اٹھوال

مومنوں کے واسطے ازدیادِ ایمان۔ ملانوں کے کرتوت جلسوں کے فوائد

تمہید

ضلع گورداسپور میں کلانور کے قریب اٹھوال ایک گاؤں ہے۔ وہاں کے احمدی برادران نے باجازت خلیفۃ المسیح ایک جلسہ تجویز کیا تاکہ احمدی علماء کو بلا کر دین اسلام کی تائید میں تقریریں کرائیں۔ اور ہندو عیسائی۔ غیر احمدی مسلمان سب پر اظہار حق کیا جاوے۔ اس جلسہ کے واسطے صاحب ضلع کی باقاعدہ اجازت حاصل کی گئی۔ اور اس جلسہ میں شامل ہونے کے واسطے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے دارالامان سے حافظ روشن علی صاحب۔ شیخ رحیم بخش صاحب۔ میاں اللہ دین المعروف فلاسفر صاحب اور عاجز راقم کو جانے کا حکم دیا۔ شیخ محمد یوسف صاحب اڈیٹر نور اور صوفی غلام رسول صاحب راجیکے کو بھی وہاں جانے کا حکم تھا۔ مگر بعض دیگر دینی سفروں میں وعظ و تبلیغ میں مصروف ہونے کے سبب یہ اصحاب تشریف نہ لے جا سکے۔ اہل اٹھوال کی بڑی خواہش یہ تھی کہ حضرت صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب اپنی زیارت سے اور پُر معرفت کلام سے لوگوں کو مشرف کرتے۔ میاں صاحب کی صحت کے لحاظ سے ان کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح سے اجازت حاصل نہ ہو سکی ؛

اپنے نبی کی شان پہچانو

ہم ہر چہار ۳۰- جون کی صبح کو قادیان سے چل کر دس بجے کے قریب اٹھوال پہنچے۔ اور اسی دن تبلیغ کا کام شروع ہو گیا۔ پہلے حافظ صاحب نے بعض اشخاص کو دعوےٰ مسیح موعود کے متعلق سمجھایا۔ اور پھر شام کو میاں اللہ دین صاحب کا وعظ ہوا۔ جس میں انھوں نے قرآن شریف کی بعض آیات سے اور برجستہ تمثیلوں سے اس امر کو ثابت کیا۔ کہ ضرور ہے کہ حضرت نبی کریم محمد مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فیضیابی پا کر بڑے بڑے روحانی پانے والے دنیا میں پیدا ہوتے رہیں تاکہ آنحضرت صلعم کی روحانی بادشاہت کا ثبوت خلقت کو ہمیشہ ملتا رہے وہ کالج کس کام کا۔ جس کا پرنسپل بڑا لایق ہو۔ پر اس سکول کالج سے پاس ہو کر نہ کبھی کوئی بی۔اے ہو اور نہ کبھی کوئی ایم۔اے بنے۔ دنیا کی دولت کے پیچھے نہ پڑو۔ اس کرسی پر بیٹھنے میں عزت کیا۔ جس پر ہمارے برابر ایک چوہڑا بھی گوہ سے بھرا جھاڑو لئے بیٹھا ہے۔ اس دنیا کی دولت کس کام آئے گی جو کفار کے پاس بھی ہے اور زنار کار بھی اس کے ڈھیر اپنے پاس رکھتے ہیں یہ قابل فخر نہیں۔ خدا کے مامور کو مانو۔ اور اسلامی دولت کو حاصل کرو۔ گائے۔ بھینس۔ سُور کا بیج دنیا میں موجود ہے۔ تو مقدس لوگوں کا بیج کیوں مارا گیا کہ ان کے جانشین نہیں ہو سکتے اور روحانی اولاد نہیں ہو سکتی۔ توبہ کرو۔ اور خدا کی طرف جھکو۔ خدائے پاک کی بے ادبی نہ کرو۔ کیا خدا بھی انگریزوں کی طرح ہے۔ کہ الہام کی مشین پرانی ہو گئی ہے۔ اور اب چل نہیں سکتی۔ اور اس امت کی اصلاح کے واسطے نیا مسیح بن نہیں سکتا۔ پُورانا بلانا پڑا۔ تم خدا کے قادر ہونے کے قائل نہیں۔ یہ تو غریبوں مسکینوں کا کام ہے کہ رات کی روٹی باسی رکھ چھوڑتے ہیں۔ کہ صبح بال بچے کھائے گا۔ امیر ایسا نہیں کرتے۔ اور خدا کا خزانہ تو بہت بڑا ہے۔ اس پر بدظنی نہ کرو۔ کہ ہماری اصلاح کے واسطے پُرانے نبی کو سنبھال کر رکھنے کی ضرورت پڑ گئی۔ ہمارے مولویوں کا تو یہ حال ہے۔ کہ امرتسر میں ایک مسجد میں ایک مولوی صاحب تھے۔ میں نے ان کو کہا کہ مجھے تو مرزا صاحب کے دعوے کے متعلق شک پڑ گیا ہے کہ وہ سچے مہدی ہیں وہ مجھے جھڑک کر بولا کہ تمہیں تو شک ہی پڑتے رہتے ہیں۔ شک کی بات نہیں وہ سچے مہدی ہیں۔ میں نے کہا کہ اچھا۔ آپ کا یہ خیال ہے تو آپ کیوں بیعت نہیں کرتے۔ فرمانے لگے کہ میں کیا کروں۔ میرے تیرہ جی (بال بچہ وغیرہ) کھانے والے ہیں یہاں خوب روٹیاں مل جاتی ہیں۔ ان لوگوں نے تو اپنی شان بھی نہیں پہچانی۔ حضرت خاتم النبیین کی شان کیا پہچانتے۔ گرتے چلے جاتے ہیں کہ ہم کچھ نہیں بن سکتے

رات کا وعظ

رات کو گاؤں کے مکان کی چھت پر حافظ روشن علی صاحب نے وعظ کیا۔ چونکہ گاؤں کے تمام مکانات ایک دوسرے کے ساتھ ملحق چھت کے چھت ملی ہوئی ہے۔ اس واسطے سب لوگوں نے بہ آسانی اپنے اپنے مکانات پر وعظ سُنا حافظ صاحب نے ایک مرتب مدلل تقریر میں وفات مسیح اور ضرورت مسیح موعود کا ثبوت دیا۔ جس سے سامعین پر بہت نیک اثر ہوا۔

مُلانوں کی دھینگا مُشتی

بُدھ کے دن صبح جلسہ کے شروع ہونے سے قبل امرتسر اور بٹالہ اور بعض دیگر گاؤں کے چند مولوی صاحبان مباحثہ کے واسطے آ پہنچے۔ اور پیشتر اس کے کہ مباحثہ کے متعلق کوئی بات چیت ہوئی۔ سب سے پہلے ہم کو یہ پیغام پہنچا کہ ہم مرزا صاحب کی صداقت پر تمہارے ساتھ مباحثہ کریں گے۔ حیات و وفات مسیح پر مباحثہ نہیں کریں گے۔ عرض کیا گیا کہ مباحثہ کی اگر تجویز ہوئی۔ تو حضرت مرزا صاحب کی صداقت کے دلائل میں سے سب سے پہلو وفات مسیح کا بیان کیا جانا ضروری ہے۔ کیونکہ اگر مسیح ناصری زندہ ہیں۔ اور انھوں نے ضرور آنا ہے۔ تو کوئی دوسرا اتنا ہی بڑا درجے والا ثابت کیا جاوے۔ اُسے مسیح کے مقام پر کھڑا کر دینا کیونکر مناسب ہے۔ مگر مولوی صاحبان تو وفات مسیح پر گفتگو کرنے سے ایسے ڈرتے ہیں کہ گویا خود ہی وفات پا جاتے ہیں اس واسطے جس مباحثہ کا چیلنج کرتے ہوئے۔ وہ غریب زمینداروں سے بہتیری سفرخرچ کی رقمیں لے کر آئے تھے۔ اس مباحثہ کو خود ہی اس طرح ٹال دیا۔ کہ ہم وفات مسیح پر گفتگو نہیں کرتے۔ اور ہمارے میدان جلسہ کے بالمقابل سامنے ہی ایک جگہ اپنی ایک جدا جلسی شروع کر دی۔ اور سرکار کے قانون سے نہ ڈرے کہ اس طرح ایک جماعت کے جلسہ مشتہرہ کے بالمقابل اسی جگہ پر اپنا جلسہ کرنا اور لوگوں کو مخالفت کا اشتعال دلا کر آمادہ بفساد کرنا۔ حفظ امن کے خلاف ہے۔ ہمارے احباب نے صاحب ڈپٹی کمشنر کی اجازت سے اپنا جلسہ کیا تھا۔ مگر یہ مولوی صاحبان دوسرے شہروں سے آ کر بغیر کسی اجازت کے اسی وقت اپنی جلسیاں کرنے کھڑے ہو گئے۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ

حکام ضلع ملانوں کی اس کارروائی کو نوٹس لئے بغیر نہ چھوڑیں گے

شیخ رحیم بخش صاحب

مولوی صاحبان تو اپنی مخالفت کا شور مچاتے رہے۔ مگر ہم نے اپنا جلسہ وقت پر شروع کر دیا۔ بدیں خیال کہ مولوی صاحبان

بھی اسی میدان میں بیٹھے تھے - کچھ سُن لیں - مگر تقریر کے شروع ہونے سے قبل وہاں سے اُٹھ کر ایک اور جگہ اپنا وعظ شروع کر دیا - بہر حال ہمارا جلسہ شروع ہوا - اور جناب مرزا رسول بیگ صاحب رئیس کلانور صدر جلسہ مقرر ہوئے - اور سب سے اوّل شیخ رحیم بخش صاحب راجپوت نومسلم کی تقریر شروع ہوئی - شیخ صاحب نے اپنی تقریر میں اپنی بیوی اُلفت مرحومہ کا اور اپنا زمانہ مسیحیت میں اسلام کے تمام فرقوں کی دیکھ بھال کرنا اور بالآخر احمدیت میں تشفی پاکر اسلام کا قبول کر لینا بیان فرمایا - اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آیات قرآنی اور توریت وانجیل سے مثیل موسےٰ اور صادق نبی ثابت کیا - پھر وفات مسیح کو قرآن و حدیث و انجیل سے ثابت کیا اور مسیح کی آمد ثانی کا مدلل بیان کیا -

عیسائی صاحبان

شیخ صاحبان کے بیان کے دوران میں چند عیسائی صاحبان بھی تشریف لائے - جو وہاں قریب کے کسی مشن اسٹیشن سے تعلق رکھتے تھے - اور انھوں نے بہت کوشش سے اپنے ہاں کے ایک لائق پادری صاحب کو جن کا نام پادری یوحنا تھا - منگوایا ہوا تھا تاکہ خاص اس جلسہ میں شامل ہو کر اہل اسلام کے ساتھ مذہبی بات چیت کریں - ان کو مقام جلسہ میں خاطرداری سے بٹھایا گیا - اور ان کی درخواست پر ان کو اجازت دی گئی کہ تقریر کے ختم ہونے کے بعد کوئی بات دریافت کریں - چنانچہ انھوں نے سوالات کئے اور جواب دیئے گئے - اور ایسا موقعہ ان کو تین چار دفعہ دیا گیا - اس واسطے اُن سب کا خلاصہ اس رپورٹ کے اخیر میں یکجائی طور پر درج کیا گیا ہے - پادری صاحب کے سوالات کے جواب دینے کے بعد پہلا اجلاس ختم ہوا - اور پھر دوسرا اجلاس بعد نماز ظہر ہوا - جس میں جناب حافظ روشن علی صاحب نے مسیح کی آمد ثانی پر ایک مفصل مدلل بحث کی - اس پر بھی پادری صاحب نے چند ایک سوالات کئے - اور ان کے جواب سامعین کے واسطے بہت دلچسپی کا موجب ہوئے -

رات کے وقت مولوی صاحبان نے ایک چھت پر چڑھ کر بہت گندہ دہانی کا نمونہ دکھایا - فحش گالیاں ہمیں اور ہمارے مرشد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیں - بالمقابل ہمارے بعض احباب نے بھی تہذیب کے ساتھ اپنا پیغام پہنچایا -

دوسرا دن

دوسرے دن صبح سب سے اوّل فلاسفر صاحب کی تقریر ہوئی انھوں نے تمام مذاہب پر ایک ظریفانہ ریویو کیا - ان کے بعد حافظ روشن علی صاحب کی تقریر ہوئی - جس کے بعد پادری صاحب کے سوالات کے جواب دیئے گئے

جلسہ مجلانوالہ -

۶ - جون ۱۹۱۳ء

۵ - جون کی شام کو اٹھوال سے روانہ ہو کر ہم رات امرت سر رہے اور صبح قبل نماز جمعہ مجلانوالہ پہنچے - جہاں مولوی فاضل شیخ عبد الرحمان اور شیخ محمد یوسف صاحب اڈیٹر نور قادیان سے حافظ غلام رسول صاحب وزیر آباد سے اور مولوی نور احمد صاحب لودہی ننگل سے بھی تشریف لائے اور مختلف مقامات سے بہت سے احمدی برادران جمع ہوئے -

خطبہ جمعہ

حافظ روشن علی صاحب نے مسجد احمدیہ میں خطبہ جمعہ پڑھا - فرمایا کوئی چیز قائم نہیں رہ سکتی - جب تک کہ اُس کی اور اس کی نسل کی ہر دو کی حفاظت کے سامان مہیا نہ کئے جاویں - اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں اس آخری زمانہ میں انسان کے واسطے ہر دو کی حفاظت کی تجاویز بتلائی ہیں - آیۃ شریف ھوالذی ارسل رسولہ - الخ میں مسیح موعود کی آمد اور اس کے بعد اس کے ساتھیوں کی علامات بتلائی ہیں - اس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ آخری زمانہ میں آنے والے (فارسی الاصل) کے ساتھی ایسے ہوں گے - کہ کفار کے مقابلہ پر سخت ہوں گے - اپنی باتیں ان کو منوائیں گے - مگر ان کا اثر قبول نہ کریں گے - لیکن آپس میں پانی کی طرح نرم اور ایک دوسرے کے ساتھ مل جانے والے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے آگے (رکعا) جھکے ہوئے ہر حکم کو ماننے والے (سجداً) ہر حاجت میں اللہ کے آگے گرے ہوئے دُعائیں مانگنے والے ہوں گے - اللہ کی رضا چاہنے والے - توریت اور انجیل میں بھی ان کا ذکر ہے - اور ان کے بیج کے قیام و حفاظت کا تذکرہ ہے - وہ یُوں ہے کہ تم اپنی شاخوں کی حفاظت کرو اور وہ حفاظت یُوں ہو سکتی ہے کہ اپنی شاخوں (اولاد) کو قادیان کے ذخیرہ میں بھیجدو - تاکہ وہاں پرورش پاکر وہ دنیا میں نیکی کا نمونہ بنیں - دو چار سال کے واسطے ہر بچے کو تعلیم کے لئے قادیان بھیج دینا چاہیئے - احمدی ہم اور ہم

کے واسطے یہ ضروری ہے - لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ تمہارا نام احمدی کیوں ہے - میں کہتا ہوں - یہ تو قرآن شریف کے مطابق ہے - کہ پاک کلام میں لکھا ہے یوم ندعوا کل اناس بامامھم - اس دن سب لوگ اپنے امام کے نام سے پکارے جائیں گے - جب کہ وہاں ہم نے اپنے امام احمدؑ کے نام پر بلایا جانا ہے - تو ہم اسی جگہ سے اپنے اس نام کے ساتھ بُلایا جانے کی عادت کیوں نہ ڈالیں تاکہ وہاں ہم بلا تکلف لبیک کہہ اُٹھیں - لیکن صرف نام سے کچھ نہیں ہوتا - احمدیت کی حقیقت کو اپنے اندر قائم کرنا چاہیئے -

صداقت اسلام

بعد نماز جمعہ پہلا اجلاس بصدارت چودہری عبد المالک صاحب اُمیدوار تحصیلدار شروع ہوا - تلاوت قرآن مجید اور نظم دررثمین کے بعد شیخ رحیم بخش صاحب راجپوت نومسلم کا لیکچر شروع ہوا - آپ کا مضمون صداقت اسلام پر تھا فرمایا کہ اسلام کی صداقت میں خود اس وقت آپ کے سامنے مجسم دلیل کھڑا ہوں - میں اس قوم سے نکل کر جو دنیا کے بڑے حصہ پر اس وقت سلطنت کر رہی ہے اور اس جماعت سے نکل کر جو دنیوی رنگ میں ہر وقت عید منا رہی ہے - حضرت مسیح موعود کی طفیل اسلام کو قبول کرنے والا بنا ہوں - خود بھی اور میری عیسائی بی بی اُلفت بھی - بلکہ پہلے وہ آئی - اور اس کے ذریعہ سے پھر میں آیا - اسلام ایک ابر رحمت ہے - جس نے ہم کو سکھلایا کہ ہم تمام ادیان کے بزرگوں کی عزت کریں - ہندیوں کے کرشن مہاراج ہوں یا سکھوں کے باوا نانک - کرشانوں کے مسیح ہوں یا یہود کے موسےٰ - پارسیوں کے اہرمن ہوں یا چینیوں کے بدھ - ہم سب کی عزت و تعظیم کرتے ہیں - کسی کے حق میں بدی کا کلمہ مونہہ پر نہیں لاتے - میں نے تمام مذاہب کو دیکھا اور پرکھا - آریوں کے مذہب پر بہت ہی تعجب ہوا کہ وہ رُوح اور مادہ کو خدا کے برابر ازلی ابدی بناتے ہیں - اسلام ایسے شرکوں سے پاک ہے - پھر کہتے ہیں کہ گناہ بخشا نہیں جاتا - خدا میں گویا کوئی رحم ہی نہیں - ہمیشہ ریچھ بندر بنتے رہیں گے - پر قرآن نے خدا کو رحمان اور رحیم بتلایا ہے - اس کا رحم بہت وسیع اور سب پر پھیلا ہوا ہے - سناتنی ہندو ۳۳ کروڑ معبود بتلاتے ہیں جن کے نام بھی انسان یاد نہیں رکھ سکتا - مگر اسلام نے ایک حقیقی معبود بتلایا ہے

اور اسی کی عبادت سکھلائی ہے - ایاک نعبد و ایاک نستعین - عیسائی سکھلاتے ہیں - کہ انسان کو خدا مانو - پھر کہتے ہیں ایسے نرم نہ ہو - جو کرتہ مانگے پاجامہ بھی دے دو - بات تو خوش کن ہے - پر کوئی کسی گورے کے کرتے کو ذرا ہاتھ تو لگا کر دیکھے - اسلام نے عدل و انصاف اور رحم کی تعلیم دی ہے - عیسائی اکڑتے پھرتے ہیں کہ ہم دولت اور بادشاہت رکھتے ہیں مگر انجیل کو نہیں دیکھا کہ جس نے دنیوی بادشاہت کو شیطان کے آگے سجدہ کا نتیجہ بتلایا ہے - اس وقت روح القدس نازل ہوتی ہے تو صرف اسلام کے متبعین پر ہی ہوتی ہے - اور اس کا زندہ نمونہ موجود ہے - وید - انجیل - توریت - زبور - معجزات - نشانات سب آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم میں جذب ہو چکے ہیں - اب جو اس دربار میں آوے اور اس سلسلہ کا پابند ہو اسپر انعام ہو سکتا ہے -

۷ - جون ۱۹۱۳ء

فلاسفر صاحب ایک نظم کے بعد جلسہ بصدارت ڈاکٹر محمد امین صاحب شروع ہوا - پہلا لیکچر میاں اللہ دین صاحب فلاسفر کا ہوا - جنھوں نے وفات مسیح اور حضرت مرزا صاحب کی صداقت پر بہت سے دلائل اور پُر ملاحت تقریر سے سامعین کو محظوظ کیا -

فرمایا :- جو کامل نمازی ہیں ان کی نماز بھی معراج ہے اگر انسان اپنے نفس کے آئینہ کو صاف کرے تو خدا تعالیٰ نے اُسے بڑا بنایا ہے - سب زیوروں کو توڑ کر ایک ہی زیور بناؤ - اللہ کا دروازہ پکڑو - ایک صوفی کا قول ہے - بغیر علم کے علم آجاتا ہے اور وہ یوں ہے - کہ نفس کو درست پاک کیا جائے اور آئینہ کی طرح صاف کیا جائے - پھر کل علوم اس کے اندر منعکس ہو جائیں گے -

علاقہ گوجرہ میں ایک آریہ مہاشہ نے اعتراض کیا کہ اسلام نے جنگ کا حکم دیا ہے - میں نے کہا یہ تو غلط ہے کہ ہر وقت جنگ کا حکم رہے - ہاں قرآن شریف میں لکھا ہے کہ جب کفار نے ابتداء کی اور خود مسلمانوں پر حملہ کیا تو اندفاع ضروری ہے - کسی کے گھر میں باؤلا کتے آگھسے تو ضروری ہے کہ لکڑی مار کر اُسے باہر نکالا جاوے ہمارے مسلمان بھائیوں کو چاہیئے کہ مولویوں کے فتووں کے پیچھے نہ پڑیں - جب انگریزوں نے ہند میں مدرسے جاری کئے - تو مولویوں نے فتوے دیا کہ کوئی انگریزی نہ پڑھے - نتیجہ یہ ہوا کہ اس وقت مولوی صاحبان کے ہاتھوں جو نقصان اہل اسلام نے اُٹھایا اُس کا خمیازہ آج تک بھگت رہے ہیں - اور باوجود بڑی بڑی کوششوں کے وہ کمی پوری نہیں ہوتی - اسی طرح احمد کا مسلمانوں نے انکار کیا تو خدا اور لوگوں کو اُسے ماننے کی توفیق دیگا - اور یہ اس نعمت سے محروم رہ جائیں گے -

حافظ صاحب اس کے بعد جناب مولوی حافظ روشن علی صاحب نے وعظ کیا ؛

فرمایا :- سُورج کے بغیر ہماری آنکھ کچھ دیکھ نہیں سکتی اور آنکھ نہ ہو تو سُورج کی روشنی ہمارے کسی کام نہیں آسکتی - ایسا ہی آسمانی برکات سے وہی فائدہ حاصل کر سکتا ہے جو اپنے اندر قابلیت اور استعداد رکھتا ہو اللہ تعالیٰ نے ایک دنیا بنائی ہے اور ایک آخرت - ان کی مثال ایسی ہے - جیسے کہ کوئی شخص تجارت کے واسطے کسی ملک کو جائے - تاکہ کچھ کما کر اپنے گھر جا کر آرام سے کھائے - سفری مقام دائمی رہائش کی جگہ نہیں - یہ تیاری کا وقت ہے - چل چلا لگا ہے - مذہب کے معنے ہیں چلنے کی جگہ - راستہ - جس طرح ظاہری راستوں پر راہ دکھانے کے واسطے سُورج - چاند - ستارے بنائے گئے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے باطنی راستوں کی ہدایت کے واسطے رسُول ارسال فرمائے ہیں -

اسلام وہ مذہب ہے کہ جس نے ہر نیکی کی بات کے واسطے راستہ بتلایا - جس طرح ریل گاڑی ہر قسم کے آدمی اور جنس کی چیز کو اُٹھا لیتی ہے - اسی طرح مذہب اسلام سب کو ہدایت کی منزل پر پہنچانے کے واسطے ہمیشہ طیار ہے - اسلام وہ دکان ہے جس میں ہر ایک اچھا سودا موجود ہے -

اسلام وہ مذہب ہے جس نے تمام مذاہب کو تسلیم کیا ہے اور ان کا ادب کیا ہے مگر پھر اسلام کے آنے کی ضرورت کیا ہے - ضرورت یہ ہے کہ پہلے مذاہب کی اصل حقیقت پر وہ لوگ قائم نہیں رہے - اسلام سب کو حقیقی صداقت پر قائم کرنا چاہتا ہے - تمام مذاہب کے لوگ اصلی راہ کو چھوڑ کر اور طرف کو چل پڑے تھے - اسلام ان سب کو بلا کر اصلی راہ پر قائم کرنا چاہتا ہے - پھر اس زمانہ میں اہل اسلام میں بھی بڑا تفرقہ ہو گیا ہے - اور وہ بڑا زوال پا رہے ہیں - اور ہر فرقہ کے بڑے اور چھوٹے اس بات کے قائل ہو گئے کہ اہل اسلام کسی سخت بیماری میں گرفتار ہو گئے ہیں - اور ایک طبیب کی ضرورت ہے وہ طبیب خدا نے بھیج دیا ہے - مبارک ہیں وے - جو اس کو قبول کریں ؛

تعجب ہے کہ لوگ دین و مذہب کے وقت تو اپنے باپ دادا کی تقلید پسند کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو ان کا مذہب ہے وہی سچا ہے - لیکن اپنے کسب اور دنیوی کاروبار کے وقت ان کی پیروی نہیں کرتے بلکہ نئی نئی ایجادوں سے فائدہ اُٹھاتے اور نئے نئے کسبوں سے کمائیاں کرنا پسند کرتے ہیں -

مولوی فاضل شیخ عبد الرحمن صاحب مولوی فاضل شیخ عبد الرحمان صاحب نے حمد الٰہی اور نعت رسُول اور شکریہ گورنمنٹ برطانیہ کے بعد صداقت اسلام اور حقانیت سلسلہ احمدیہ پر ایک فصیح اور بلیغ تقریر سے سامعین کے ایمان بڑھائے -

فرمایا :- میں مسلمان ہوا مگر میرا تم پر کوئی احسان نہیں بلکہ اللہ کا مجھ پر احسان ہے کہ اس نے مجھے مسلمانوں میں داخل کر دیا -

اس زمانہ میں بہت سے مذاہب ہیں اور ہر مذہب کے بہت سے فرقے ہیں اور ہر مذہب اور فرقہ یہی کہتا ہے کہ ہمارے دین میں داخل ہونے سے ہی تم کو نجات ملتی ہے مگر قرآن شریف یہ نہیں کہتا - کہ صرف مسلمان کہلانے سے کوئی نجات پا سکتا ہے بلکہ فرمایا

بلیٰ من اسلم وجہہ للہ الخ

جو اپنے آپ کو بالکل اللہ کے سپرد کر دے اُس نے نجات پالی - اور اسی سے صداقت اسلام کا پتہ لگ جاتا ہے -

دنیا میں آنے کا مقصد یہ ہے - کہ محبوب حقیقی کا وصال حاصل ہو اور مذہب کا کام یہ ہے کہ ہمیں اس راہ پر چلائے - جو محبوب حقیقی تک ہم کو پہنچا دے - انسان فطرتاً اپنے محسن کی طرف جھکتا ہے - پھر خدا سے بڑھ کر محسن کون ہے - سب سے پہلے یہ دیکھنا چاہیئے کہ اس وقت کون کون سے مذاہب ہیں - جو انسان کو خدا تعالیٰ تک پہنچانے کا دعوے کرتے ہیں - سو ہندو لوگ بھی نہیں مانتے کہ اب کوئی خدا تک پہنچ سکتا ہے - آریہ بھی الہام کا سلسلہ چار رشیوں تک

محدود رکھتے ہیں۔ عیسائی بھی الہام کا دروازہ بند کرتے ہیں۔ اور تمام مذاہب کا یہی حال ہے۔ کوئی اس بات کا مدعی ہی نہیں۔ کہ اس زمانہ میں انسان خدا کے ساتھ مل سکتا ہے۔ صرف دین اسلام ہے۔ جو ہمیں اس سڑک پر چلاتا ہے۔ جس سڑک پر چل کر کرشن مہاراج باوا نانک صاحب۔ حضرت موسےٰ اور حضرت عیسیٰ خدا تک پہونچ گئے تھے۔ اگر پہلے لوگ سورج۔ چاند کی روشنی سے فائدہ اُٹھاتے تھے۔ تو کیا وجہ ہے کہ اب ہم نہ اُٹھاویں۔ سو جب چند روزہ زندگی کے سامان پہلوں سے بڑھ کر ہمیں خدا نے دئے ہیں تو آیندہ کی زندگی کے واسطے پہلوں کے سے سامان ہم کو کیوں نہیں دیئے گئے۔

قرآن شریف ہی نے یہ دعوےٰ کیا ہے۔

قل ھذہ سبیلی۔ ادعوا الی اللہ۔ علیٰ بصیرۃ انا ومن اتبعنی وسبحان اللہ وما انا من المشرکین (پارہ ۱۳۔ رکوع ۶)۔ لوگوں کو کہہ دو کہ یہ میری راہ ہے۔ میں تمہیں اللہ کی طرف بُلاتا ہوں۔ یہ بُلانا کسی وہم وگمان کا نتیجہ نہیں بلکہ بصیرۃ سے ہے۔ میں اور میرے پیرو اس حقیقت پر پہونچ چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ یہ وعدہ صرف اسلام نے ہی کیا ہے۔ دوسرے مذاہب تو کسی توجہ ہی کے لایق نہیں۔ کیونکہ ان میں انسانوں کو خدا تک پہنچا دینے کا کوئی وعدہ ہی نہیں دیا گیا۔

اب دیکھنا چاہیئے۔ کہ کیا اسلام نے اس وعدے کو پُورا کیا ہے۔ سو سب سے اوّل تو صحابہ رضؓ ہی کو دیکھنا چاہیئے۔ جن میں یہ وعدہ پورا ہوا۔ کہ وہ ابتدائی زندگی میں کیسے فاسق اور جاہل تھے۔ اور اسلام نے انہیں عالم اور خدا رسیدہ بنا دیا۔

پھر اس زمانہ میں مسلمانوں کے فرقے ہی قائل نہ رہے کہ کوئی خدا رسیدہ ہو کر خدا سے ہمکلام ہونے والا ہو سکتا۔ لیکن احمدیت نے قرآن شریف کے مطابق یہ تعلیم پھیلائی ہے کہ اسلام کے ذریعہ سے انسان خدا تک پہنچتا ہے۔ اور اس کا نمونہ بھی دکھا دیا۔

خدا کے حضور میں گرو اور دُعائیں کرو۔ وہ تمہیں ہدایت کی راہ دکھائے گا۔ اور سچے مذہب پر چلا دے گا۔

آخر میں شیخ صاحب نے اپنے اسلام کے قبول کرنے کی دلچسپ کہانی سنائی۔ کہ کس طرح راما اور کرشنا جو خدا مانے جاتے ہیں۔ ان کے واقعات میں انسانی کمزوریوں کے قصّوں نے میرے دل سے ان کی خدائی کے خیال کو مٹا کر توحید کی طرف مجھے کھینچا۔

پھر تناسخ کے مسئلہ پر جب میں نے غور کیا۔ تو اس کی بے ہودگی کئی طور سے مجھ پر کھل گئی۔ تناسخ کے ماننے والوں نے قانون قدرت اور احکام شریعت کو ایک جگہ ملا دیا ہے۔ اور ایک ہی سمجھا ہے۔ اسواسطے غلطی کھائی ہے۔ قانون قدرت کا جو اثر ہمارے جسم پر ہو رہا ہے اس کے سبب سے ہم کو شریعت گرفتار نہیں کرتی۔ اگر تناسخ درست ہے تو دنیا سے امن اُٹھ جاتا ہے۔ جو کسی کو قتل کرے وہ کہہ سکتا ہے کہ اس شخص نے مجھے پچھلے جنم میں دُکھ دیا تھا۔ اس واسطے یہ میرے ہاتھوں قتل ہوا ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ ظلم ہے کہ خدا کسی کو لنگڑا بناتا ہے۔ کسی کو دو ٹانگ والا۔ مگر سوچتے نہیں۔ کہ مالک پر کسی کا کیا حق ہے۔ اگر دنیا میں جو اختلاف ہیں یہ تناسخ کے سبب سے ہی ہیں۔ تو روح۔ مادہ اور دیگر اشیاء میں جو اختلاف ہے وہ کس تناسخ کا نتیجہ ہیں۔ یہ لوگ غور نہیں کرتے۔ کہ اختلاف تو خود حکمت کا نتیجہ ہے۔ دنیا میں سب زمین ہی ہوتی آسمان نہ ہوتا۔ انسان صرف ایک پیٹ ہی پیٹ ہوتا۔ آنکھ کان۔ ناک۔ منہ۔ سر۔ ٹانگ۔ ہاتھ۔ کان کا اختلاف نہ ہوتا۔ تو کیا شکل ہوتی۔

غرض اس طرح تناسخ سے بھی نفرت ہوئی۔ اور غیر قوموں سے نفرت دُور ہوئی اور مُسلمانوں سے ملتا رہا۔ فقراء کو بھی ملا۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ اور میرے دل کو کہیں تشفّی نہ ملی۔ یہاں تک کہ ایک اشتہار اتفاقاً مجھے حضرت مرزا صاحب کا ملا جس سے مجھے آپ کی خبر ہوئی۔ اور بعض دیگر تحریکات کے بعد میں نے ایک شب ساری رات دُعا مانگی۔ اور میں نے حضرت مرزا صاحب کو خواب میں دیکھا اور آپ کے پیچھے نماز پڑھی اس کے بعد بھی دعائیں کرتا رہا اور پھر مجھے حضرت مرزا صاحب دکھلائے گئے۔ تب میں نے بیعت کا خط حضرت صاحب کو لکھا اور اس کے بعد بھی دعائیں کرتا رہا اور میں نے یہ دُعا بھی کی۔ کہ میں خدا کو دیکھ لوں تب بہت دُعاؤں کے بعد مجھے آواز آئی۔ "دیکھنے کے لئے قناعت چاہیئے"۔ اور اس کے بعد پھر آواز آئی۔

"خدا کی ہستی پر نظر ...... چاہیئے"

سو میں قادیان گیا۔ اور حضرت سے ملا۔ جہاں مجھے اطمینان حاصل ہوا۔ اور میں نے اپنے قبولیت اسلام کو مشتہر کیا۔ فالحمد للہ

اس کے بعد میں نے مرزا صاحب کی کرامات بلکہ ان کے مُریدوں کی بھی کرامات دیکھی ہیں۔

شیخ عبد القدوس صاحب نے مضمون اوتار پر اپنی ایک لطیف تحریر سنائی۔

شیخ صاحب موصوف پہلے آریہ تھے بلکہ آریوں کی سماج کے سکرٹری تھے۔ اور ان کا نام لالہ چوہڑ مل تھا۔ مدت تک مذاہب کی تحقیقات کرنے کے بعد حضرت مرزا صاحب کے طفیل وہ خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے فرمایا:۔ اسوقت تمام قومیں کسی آنے والے کی منتظر ہیں مگر وہ سب میں تو آ نہیں سکتا۔ کسی ایک ہی قوم میں آئے گا۔ مگر ہوگا سب کا۔ سو ویسا ہی ہوا۔ نبی جب دنیا میں آتا ہے تو اس کو خدا کی طرف سے طاقتیں عطا کی جاتی ہیں۔ جو اوروں کے پاس نہیں ہوتیں۔ اس کے ساتھ فرشتوں کا نزول ہوتا ہے۔ ویدوں میں یہ بات لکھی ہے اسی واسطے موسےٰ نے جل پر اختیار پایا۔ مگر فرعون اس میں غرق ہو گیا۔ یہ زمانہ بھی ایک اوتار کی ضرورت کو ظاہر کرتا ہے۔ ویدوں میں اس وقت کی ایک نشانی یہ بھی لکھی ہے۔ کہ سُورج اور چاند کو گہن لگے گا۔ حدیث رسُول میں بھی یہ بات بیان کی گئی ہے۔ یہی طاقتیں حضرت مرزا صاحب کے ساتھ ہی نازل ہوئیں۔ جو ان کے مقابل میں آیا وہ فرعون کی طرح ہلاک ہوا۔

شیخ محمد یوسف صاحب نے وید اور ستیارتھ پرکاش ہاتھ میں لے کر اور صفحہ صفحہ کے حوالجات دے کر آریہ مت کے متعلق وہ انکشافات کئے۔ جن سے تمام انگشت بدندان ہوئے۔ کہ کیا آریہ ایسا خوفناک مذہب ہے۔ فرمایا۔

ویدوں کے ابتداء کو دیکھو اور قرآن شریف کے ابتداء کو دیکھو۔ وہاں اگنی کی پوجا۔ یہاں واحد خدا کی عبادت۔ پھر طریق عبادت کو دیکھو۔ ستیارتھ پرکاش کے مطابق آریوں کی عبادت میں شہد۔ کستوری اور صندل

ضرورت ہیں پچیس روپیہ ماہوار کا کم از کم خرچ پھر آریہ مت
کے خلاف کستوری کے واسطے ہرن کا کشت وخون
مگر اسلامی عبادت کے واسطے کسی خرچ کی ضرورت نہیں
پھر آریہ سماج میں تناسخ کا چکر ایسا ہے کہ کبھی مکتی نجات
کا وقت نہیں آسکتا۔ پھر ستیارتھ پرکاش میں انسان
کا گوشت کھانے کی ہدایت ہے۔ پھر اس میں جو کچھ
لکھا ہے اس سے ظاہر ہے کہ آریہ چار سو سال
کی عمر پاوے تب نجات حاصل ہو سکتی ہے مگر اس
کے مطابق تو سوامی دیانند کو بھی نجات حاصل نہیں ہوئی
اسلام تو خدا کو وحدہ لاشریک کہتا ہے مگر آریہ
دھرم میں مادہ اور روح کو ایشور کی طرح قدیم اور ازلی
مانا جاتا ہے تو پھر وحدانیت کہاں گئی ہر ایک
مذہب کا بانی اس کے پیرووں کے واسطے نمونہ ہوتا
ہے آریہ مت کے مسلمہ بانی دیانند مہاراج کا نمونہ
صرف لنگوٹ باندھ کر ننگا رہنے میں اور ساری عمر
مجرد رہنے میں کسقدر آریاؤں نے اختیار کی ہے
یا اختیار کرسکتے ہیں۔ نیوگ کے متعلق صاف لکھا ہے
کہ صرف اولاد کی ضرورت کے لئے نہیں بلکہ شہوت
کے پورا کرنے کے واسطے بھی نیوگ کرنا جائز ہے

حافظ غلام رسول صاحب

شیخ صاحب کے بعد حافظ صاحب نے فصیح بلیغ پنجابی
زبان میں حضرت مرزا صاحب کے دعوے کی صداقت
کو بیان فرمایا۔

فرمایا باپ کی شکل دیکھ کر انسان بیٹے کو پہچان سکتا ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی اولاد آپ کی امت
کے اولیاء ہیں جو اپنے باپ کے ہمشکل ہو کر نبوت
کے آثار اپنے چہروں پر پاتے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ
اس امت کی اصلاح کے واسطے ایک پہلا نبی ہمارے
نبی کریم کا بھائی عیسیٰ (یا بالفاظ دیگر ہمارا چچا) دوبارہ دنیا
میں آئیگا اور آنحضرتؐ کا وارث ہوگا۔ لیکن امر ظاہر ہے
کہ بیٹوں کے ظاہر ہوتے ہوئے چچا صاحب کو ورثہ کیونکر
مل سکتا ہے۔

میں جب احمدی ہوا تو لوگوں نے میری بڑی بڑی مخالفتیں
کیں۔ مگر حضرت مرزا صاحب کی صداقت کے طفیل اللہ
تعالیٰ نے مجھے بذریعہ الہام تشفی دی کہ انا منجوک
واھلک کہ میں تجھے اور تیرے اہل کو بچاؤنگا۔ سو خدا نے
مجھے بچایا اور میرے مرشد کو جو خزانہ مکالمات الٰہیہ کا
دیا گیا ہے اس میں سے مجھے بھی ایک فیض عطا ہوا
حضرت مرزا صاحب کے مخالف مولوی کچھ مان گئے
کچھ مر گئے کچھ مرنے کی برابر ہو گئے۔ کچھ ہنوز مخالفت
کر کے اپنی روٹیوں کا گذارا کر لیتے ہیں۔ کسی نے
ایک دفعہ حضرت کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ لوگ
مولویوں کو بلاتے ہیں اور روپیہ بھی دیتے ہیں اور حضور
کو گالیاں دیتے ہیں۔ فرمایا خدا تعالیٰ نے ہمارے
نام میں ہی برکت رکھدی ہے موافق بھی انعام حاصل
کرتے ہیں مخالف بھی روٹیاں کھاتے ہیں

میری عمر اس وقت ۷۵ سال کی ہے۔ جب میں ۱۸
سال کی عمر کا تھا تو پہلے لکھوکے والے بزرگوں سے
سنا کہ براہین احمدیہ اس زمانہ کے مجدد کی کتاب ہے
تب میں حضرت مرزا صاحب کو دیکھنے قادیان گیا
تو میں نے آپ کی مسجد میں یہ مصرعہ لکھا دیکھا کہ ع

غلام احمدم ہر جا کہ باشم

اس کے بعد میں نے آہستہ آہستہ براہین کی سب
پیشگوئیوں کو سچا ہوتا ہوا پایا اور میں اس مقدس پر ایمان
لایا۔

مولوی نور احمد صاحب

سورہ لم یکن الذین ..... الخ پڑھ کر اس میں
سے مہدی کی آمد اور اس کے نشانات بیان کئے
فرمایا علماء تسلیم کرتے ہیں کہ تمام علوم قرآن شریف میں
ہیں۔ جب یہ سچ ہے تو مہدی کا ذکر بھی قرآن شریف
میں ہے۔ یہ فرمایا ہے کہ مشرکین اپنے دین کو بڑے
دلائل سے ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ مگر ایک بینہ ان کے
پاس آیا۔ جس نے ان کو مغلوب کیا۔ اسوقت بت پرست
یہود۔ عیسائی اور مجوس لوگ عرب کے ملک میں موجود
تھے سب کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
دلائل کے ساتھ مغلوب کیا۔ تمام انبیاء ایک کمزور حالت سے
سے اعلیٰ حالت پر پہنچے ہیں اور یہ ترقی مستقل ہوتی

حافظ روشن علی صاحب

نے پنجابی زبان میں
فرمایا دلوں کی سنوارنے کے
واسطے جو آتا ہے اسے
مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور بڑی مشکل یہ ہوتی
ہے کہ جن کو وہ سنوارنا چاہتے ہیں وہ خود اپنی کمزوری
کو محسوس کر کے اس کی ضرورت کے قائل نہیں
ہوتے اور اسواسطے مخالفت پر آمادہ ہو جاتے
ہیں۔ وہ اس رحمت سے بےخبر ہوتے ہیں جو
مجدد لاتا ہے۔ اسواسطے اس سے برگشتہ
رہتے ہیں انھوں نے اپنے دل میں آنے
والے کا آپ ہی ایک نقشہ بنایا ہوا ہوتا ہے۔
اور پھر اپنے خود ساختہ نقشہ کے ساتھ اسکی
مطابقت چاہتے ہیں اور اسی سے ٹھوکر کھاتے
ہیں۔ (باقی آئندہ)

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ
تعالیٰ بفضل خدا بخیریت
ہیں۔ تمام درس روزانہ
حسب معمول ہوتے ہیں۔ اہلبیت مسیح موعود
بخیریت ہیں

صاحبزادہ عبدالحی خلف الصدق حضرت خلیفۃ المسیح
کی شادی خانہ آبادی ہمارے مکرم بزرگ مولوی
سید سرور شاہ صاحب کی لڑکی فاطمہ نام سے
۲۱۔ جون سنہ ۱۹۱۳ء بوقت صبح ہوئی۔ اللہ تعالیٰ
فریقین میں اتفاق اور محبت و نیکی کا پختہ بیج
بوئے آمین

حضرت میر ناصر نواب صاحب نے بحکم حضرت
خلیفۃ المسیح دار الضعفاء میں کنواں کھلوانے
کے لئے بعد از نماز مغرب مختصر سا وعظ کر کے
چندہ کا کام شروع کر دیا ہے احباب کو چاہئے
کہ میر صاحب کا جلد ہاتھ بٹائیں تاکہ صدقہ جاریہ
کے حقدار ہوں

اخبار الفضل جو کہ دارالامان کا نیا پرچہ ہے امید
ہے کہ حضرات کی خدمت میں پہنچ گیا ہوگا آج
اسکا دوسرا نمبر شائع ہوتا ہے۔

نواب محمد علیخان صاحب ابھی تک لاہور میں
ہی ہیں

اور حضرت مولوی محمد علی صاحب کوہ مری پر
سکونت پذیر ہیں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب ایک
کار ضروری کے لئے چند یوم کے واسطے
لاہور تشریف لے گئے ہیں۔ مدرسہ کی عمارت بن
رہی ہے احباب اقساط کا بقیہ روپیہ بھیجکر [illegible]

روحانی زندگی

یورپ کی مادیت سے تنگ آکر کچھ لوگ وہاں روحانیت کی طرف جھکتے چلے آتے ہیں۔ مگر مروجہ اناجیل اور یسوعیت سے جب روحانیت کا فیض حاصل نہیں ہوسکتا تو دیگر مذاہب کی کتب اور طریق امداد سے ایک نئے خیالات کی بنیاد ڈالی جاتی ہے جسے آجکل نیو تھاٹ کہتے ہیں۔ اس قسم کی بہت سی کتابیں یورپ میں اور وہاں سے زیادہ امریکہ میں آئے دن چھپتی رہتی ہیں۔ اس وقت جو کتاب ہمارے سامنے ہے وہ تازہ Spiritual Life by Uriel Buchanan published by R. F. Fenno & Co. 18. East 17th Street New York. اسپریچوال لائف مصنفہ بوکینن صاحب۔ اس کتاب میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ مغربی مادیت نو چاہیئے کہ مشرقی (ایشیائی) روحانیت کو حاصل کرے۔ اور اس کا حصول ان باتوں سے ہو سکتا ہے۔ اعلیٰ اور شریفانہ نمونہ کو مدنظر رکھنا۔ خود غرضی کو چھوڑنا۔ خلقت کی خیرخواہی معرفت الٰہی۔ [illegible] محبت۔ رویا و کشف وغیرہ۔ جذبات موسیقی۔ یہ سب کچھ ہوا مگر مصنف مذکور یہ نہیں بتلا سکا کہ ان اعلیٰ کاموں لوگوں کی زندگی کا نمونہ کتاب مذکور کے مصنف میں ہے۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ وہ بہت کچھ اسلامی توحید کیطرف جھکتا ہوا نظر آتا ہے۔ بشرطیکہ حقیقت کا کوئی صحیح انکشاف اس تک پہنچے اور وہ حق کے حاصل کرلینے میں اپنے ہموطن پادریوں کی مخالفت کے واسطے پاک زندگی کا نمونہ ہم کہاں پا سکتے ہیں۔

مروجہ بائبل اور یسوعیت کو روحانی کیفیات سے خالی پاکر اور کفارہ اور تثلیث کا کوئی عملی فائدہ دنیا میں نہ دیکھ کر اور دیگر مذاہب کی صداقتوں سے بے خبر ہو کر یورپ امریکہ کے اکثر لوگ تاریکی میں چاروں طرف ہاتھ پاؤں مارتے پھرتے ہیں اور ایسے ہی برداشت کی جرأت رکھتا ہو۔

میں نے مصنف کتاب کو ایک خط لکھا ہے اور اسلام کی تبلیغ کرتے ہوئے اسے حضرت مسیح موعود کے حالات سے بھی آگاہی دی ہے۔ جواب آنے پر ناظرین کو پھر اطلاع دیجائیگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ کتاب بہ لحاظ لٹریچر کے قابل تعریف ہے۔

میرا پہلا لیکچر بمقام اریسیم کلب پکیڈلی۔ لندن

(از خواجہ کمال الدین صاحب)

مجھے اس عنوان کے ماتحت کچھ لکھنے کی ضرورت نہ تھی ہاں جو گفتگو اس لیکچر کے سننے سے پہلے اور اور بعد میرے اور بعض اعلیٰ طبقہ کی خواتین سے ہوئی وہی ان سطور کی محرک ہوئی ہے۔ یہ لیکچر اعلیٰ طبقہ کی خواتین کی ایک کلب میں تھا۔ عنوان مضمون یہ تھا۔

"عورت یہودی مذہب سے چلکر اسلام تک"

جس کے تحت میں یہ دکھلانا مقصود تھا کہ یہودی مذہب عیسائیت اور اسلام میں عورت کی کیا حیثیت ہے۔ میں لیکچر کے متعلق کچھ لکھنا نہیں چاہتا تھا اسکا اردو ترجمہ میں نے برادرم ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کی خدمت میں بغرض انطباع بھیجدیا ہے اور ممکن ہے جلد شائع ہو جاوے جو دیکھنا چاہیں اُن سے منگوالیں یہ کہنا کافی ہے کہ یہ ایک کامیاب لیکچر تھا اور سننے والوں کے لئے باعث استعجاب وحیرت کہ وہ کیا سننے

مبارک مبارک مبارک

نہایت خوشی سے اس خبر کی اشاعت کیجاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرزند صاحبزادہ عبدالحئی کا نکاح ۲۱ جون ۱۳ء روز سبت کی صبح کو جناب مولوی سید سرور شاہ صاحب کی دختر نیک اختر فاطمہ کبریٰ سے بعوض دو ہزار روپیہ حق مہر اعلان ہوا۔ ہماری دلی خواہش اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو لڑکے لڑکی اور ان کے تمام متعلقین کے واسطے اپنی خاص رضامندیوں کے حصول کا موجب بنائے۔

"بدر"

تے ہیں اور یہ شخص کیا بیان کر رہا ہے۔ مجھے خوب علم تھا کہ خصوصاً حقوق نسواں کے متعلق ظالم طبقہ مشنری نے یہاں کسقدر جھوٹ افترا اور بہتان سے کام لے رکھا ہے۔ اس لیئے مینے استدلال کا پہلو چھوڑ کر توریت اور انجیل اور قرآن کریم سے متقابلہ آیات لفظاً لفظاً زیادہ پڑھیں اور اُن سے ضرورتاً استنباد و استنباد کو لیا یہی سامعین کی حیرت کا موجب تھا بہرحال میں اُس گفتگو کو یہاں درج کر دیتا ہوں جو میرے احباب غور سے پڑھیں

معزز خاتون جب سے میں نے اس لیکچر نوٹس دیکھلے مجھے بہت ہی حیرت ہو رہی ہے۔ اور میری دلچسپی بھی بڑھتی جاتی ہے۔

میں۔ مجھے افسوس ہے کہ میں آپ کی بیوجہ تکلیف کا موجب ہوا ہوں اور آپ کی حیرت کے سامان پیدا کر دیئے ہیں

معزز خاتون۔ او نہیں۔ آپ سمجھے نہیں۔ آپکا مضمون بہت مشکل ہے اور مجھے تو سمجھ ہی نہیں آتی کہ تم آج کسطرح اپنے مذہب کی خدمت کر سکو گے۔

میں۔ مجھے تو مضمون مشکل نظر نہیں آتا اور مذہب میرا تو اس قدر صاف ہے اور راست اور بدیہہ ہے کہ میری خدمت کا چنداں محتاج نہیں۔

معزز خاتون۔ مطلب میرا یہ ہے کہ آج آپ کیا حیثیت عورت کی دکھلاوینگے۔ اسلام نے تو کوئی حیثیت عورت کو دی نہیں۔ اب اگر آپ کوئی حیثیت دکھلاوینگے تو بہت ہی مشکل سے کام آپ کو کرنا ہوگا

میں۔ اب میں سمجھا آپ کا مطلب کیا ہے کیا آپ یقین کرینگی اگر ایک بات میں آپکو کہوں۔ آج کے بعد۔ بعد از استماع لیکچر آپ میرے نبی کریم (صلعم) کی اسقدر مشکور ہونگی کہ کسی اور انسان کی روے زمین پر ہونگی۔ کیونکہ اُنہوں نے فرقہ اناث کو وہ عزت دی ہے کہ اُس سے پہلے اور اُس کے بعد آجتک کسی نے نہیں دی

خاتون۔ سچ ہاں ممکن ہے اور یہ تو ہمکو اب دن بدن کھلتا جاتا ہے کہ اسلام کے متعلق بہت کچھ ناواقفی اور غلط بیانی سے کام لیا جا چکا ہے

بقیہ گفتگو اور اور گفتگو جو دو تین دیگر خواتین سے ہوئی وہ انھیں سطور کی گویا تشریح اور دوسرا رنگ تھا۔ اس لیے اُن کا اعادہ میں نہیں کرتا۔ دوران لیکچر میں بعض چہرے تو حیرت اور استعجاب کا مجسمہ تھے بعض خوشی سے تمتما رہے تھے اور ایک فرقہ مشنری فطرت تھا۔ گو بہت تھوڑا اُس میں ہمارے ایک پروفیسر بھی تھے وہ سخت گھبراہٹ میں تھے۔ اُنھوں نے دیکھا کہ لیکچرار نے نہ صرف اسلام کی عظمت قائم کرنے کی کوشش کی ہے بلکہ عیسائیت پر درانتی چلادی ہے۔

بعد از لیکچر

ایک مارکوئیس کی بیگم سے گفتگو ہوئی

بیگم۔ میں خصوصاً اُس حصہ لیکچر کے لیئے آپ کی مشکور ہوں جس میں آپ نے بہت صفائی سے یہ دکھلایا کہ اسلام عورتوں کی روحانی۔ اخلاقی ترقی کا قائل ہے۔ اور عورتوں میں روح ہے۔ کیونکہ ابھی تھوڑے دن ہوے میری ایک سے بڑی بحث تھی کہ اسلام نے عورت کی روح سے انکار نہیں کیا اور اُسکا خیال تھا کہ اسلام عورت کی روح کا قائل نہیں ✦

ایک انگریز نے جو کیمبرج کا ایم اے ہے اور میرا آشنا ہے آج مجھے ضمناً کہلا بھیجا ہے کہ اُسے رنج ہوا کہ وہ لیکچر میں نہ آسکا اور لیکچر تو بہت تنقید طلب تھا وہ یہ سُنکر بہت گھبرایا کہ لیکچر کامیاب ہوا اور پسند کیا گیا۔ کیونکہ اُس نے میرے ایک دوست کو کہا کہ اسلام سے بڑھ کر کسی نے عورت پر ظلم نہیں کیا اور جہاں محمدی مذہب گیا عورت کے حقوق کو اُس نے سلب کیا۔

ایم۔ اے صاحب کو لیکچر پڑھ کر معلوم ہوگا کہ حقوق نسواں پر چھری پھیرنے والا۔ عورتوں کو پلید ناپاک۔ آلہ شیطان دروازہ شیطان سب سے پہلی گناہ کی مرتکب سب سے پہلی فرمان الہی کو توڑ کر موت اور گناہ کو دنیا میں لانیوالی۔ یہ عقاید لازمًا اُس مذہب کے ہیں اور اُس میں تعلیم ہوے ہیں جسنے الوہیت اور کفارہ گناہ کی حاجت کے لیئے مسئلہ وراثت گناہ کو لازمی قرار دیا اور پھر اُس ورثہ کی ذمہ وار عورت کو ٹھہرایا۔ بہرحال یہ لیکچر سُنکر یا پڑھ کر ان کی آنکھیں کھل جاوینگی۔ اگر عیسائی مذہب سچا ہے اور اُس کے عقائد ماننے پر نجات ہے تو پھر عورت کو پلید ترین مخلوق ماننے پر نجات وابستہ ہے۔ اور اسلام ہی ایک مذہب ہے جس نے عورت پر احسان کیا۔ مجھے یہ ظاہر کرتے ہوے خوشی معلوم ہوئی ہے کہ اس لیکچر کے سامعین میں بعض معزز طبقہ کے مسلمان تھے۔ اُنھوں نے اس مختصر سی خدمت کو بنظر استحسان دیکھ کر مجھے تاکید کی کہ یہ لیکچر کثرت سے بلاد عرب میں شائع ہو۔ میری غرض ان سطور کے لکھنے سے یہ ہے کہ کس قدر اسلام کے خلاف غلط بیانی کی گئی ہے اور ہمارے بھائی آجتک اسی بات کو کافی سمجھتے ہیں کہ اپنی مجلسوں میں بیٹھکر خوش بیانی کریں اور ایک دوسرے کا دل خوش کریں۔

اقبال سے دو باتیں

اقبال! خدا تجھے با اقبال کرے۔ تیری نظمیں اچھیں۔ تیرے دل میں درد تو کیوں باریک راہیں اظہار درد میں اختیار کر رہا ہے اُن بندوں کو توڑ جو طائر روح کو قفس میں ڈال رہی ہیں۔ اپنے اشعار کی داد اپنی قوم سے یعنی میرے نزدیک حیانت کے ...... صلاوت کے اندیا بد والا معاملہ ہے۔ انگریزی نظم بھی بچھ لینا کوئی مشکل کام ہے۔ جب تیرے جیسا طباع ہو۔ کچھ اُنکو کہو جو آزادی کی قدر کریں۔ کیسی پیچ در پیچ اُردو۔ کیسی فارسی۔ اس لیئے کہ لحن مرغ تو پھر طائر بالا کو کیا یہ داد نہیں آتا تو تو وطن کا دشمن ہے۔ انجمن حمایت اسلام کے دو سال ہوے سالانہ جلسہ میں تو تو وطن کو تباہیاں دیتا تھا اب کیوں وطن پرست ہو گیا ✦

(۲۴۔ مئی۔ کمال الدین)

لکھنؤ میں

پادری جوالا سنگھ صاحب کو مشنری مدبروں نے لکھنؤ کے واسطے منتخب کیا ہے۔ آپ جب سے لکھنؤ میں رونق افروز ہوے ہیں اکثر اعتراضات اُنھوں نے تین جلسوں میں پیش کئے جنکو ایک معمولی عقل کا آدمی بھی سُنکر اس امر

شک کی گنجائش نہیں پاتا۔ کہ وہ تمام صالحیم بہ من علم و لا آبائہم کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم ان یقولون الا کذبا کا پورا پورا مظہر ہیں۔ جیسا کہ ہم مثالی کے طور پر ذیل کی سطور میں اُن کے ایک اعتراض کا خاکہ اُڑا کر دکھاتے ہیں۔

قولہ۔ اگر ہم اشیاء کو حادث جانیں تو ارادہ بھی اس کا اس صورت میں اشیاء کے ساتھ حادث ہوگا اور اسوقت لازم آئیگا کہ خدا کسی چیز کو قبل وجود اُس کے نہ جانتا تھا گویا نعوذ باللہ وہ جاہل تھا۔ الخ

ناظرین ہر دعوی اپنی دلیل اور ہر دلیل اپنے استقراء و تتبع سے پہچانی جاتی ہے۔ لہذا اس مقدمہ کو بپابندی شرط مذکور متمسک کرتے ہوئے کہتا ہوں کہ پادری صاحب نے اس اعتراض میں دو دعوے کئے ہیں جن میں سے کسی کے ثبوت میں کوئی دلیل پیش نہیں کی۔ جس سے یہ مثبت ہو جاتا کہ ارادہ الٰہی فاعل مختار ہے یا مجبور بکار

+ + + + + + + + + اگر فاعل مختار ہے تو کوئی موالفات خصم باقی نہیں رہتا اور اگر مجبور بکار ہے تو اُسپر کوئی اور قوت متصرفہ قابض ہوگی اور اُسپر اور بہانتک کہ ایک امر تسلسل لازم آئیگا اور یہ محال ہے قطع نظر وجود امادے کے جز منقسم کی ترکیب نسبیہ میں ہیولے کا اتصال کیونکر جانا اگر یہ کہو کہ عقل سے تو مشاہدہ لاؤ۔ اور اگر یہ کہو کہ وجود وہم میں ارادہ کے ہیولے کا اتصال معلوم ہوتا ہے تو ایسا احساس غیر معتبر ہے۔ جس کی بنا مشاہدات پر نہ ہو۔ کیونکہ جب ہم عقل سے وہم کا تقابل کرینگے تو وجود اُس کا عدم ہوگا۔ پس لازم آتا ہے کہ جو ہر کبھی کسی حالت میں بھی تقسیم نہ ہو اور جب یہ بپایہ ثبوت متحقق ہو گیا تو امادہ بھی ذات واجب الوجود میں ثابت ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ وہ مولا کریم ہر بات کا جاننے والا ہے۔ مثل ذرات

خاک۔ قطرات دریا۔ و عدد مال اور وزن جبال اور نفوس جانوران اور سب لطائف صنائع۔ اور نکتہائے بدایع اُسپر ظاہر ہیں کیونکہ جو کچھ کہ اُس نے پیدا کیا وہ سب باختیار از روے حکمت وارادہ پیدا کیا ہے۔ اب یہ مسلمہ ہے کہ جو کوئی کسی شے کو باختیار و ارادہ پیدا کرتا ہے تو اُس شے کے صفات و آثار کو بھی جانتا ہے کیونکہ فعل اختیاری مسبوق بہ علم و ارادہ ہوتا ہے اس لئے ایک عقلمند آدمی بادنیٰ تامل و فکر سے یقین کامل حاصل کر سکتا ہے کہ واقعی خداوند تعالیٰ بکل شئی علیم ہے۔ ہاں یاد رکھو کہ جو معلوم کہ آدمی اُسے تعقل کرتا ہے یا یہ کہ بنظر بذات اُس کے بدون ملاحظہ کسی دوسری چیز کے خارج سے یا بغیر علت اُس کے خارج میں مجرد ہوتا ہے پس مجرد کو تمام چیزوں سے حالت انتسابی مساوی ہوگی اور قدرت کاملہ اُس کی تمام چیزوں سے متعلق قرار واقعی تسلیم کیجائیگی کیونکہ وہ ان اللہ علی کل شئی قدیر ہے

قطع نظر سب ممکنات اثر وجود جناب واجب الوجود ہیں اسی طرح علم و ارادہ اُن کا جمیع کمالات منتہی کی طرف متواصل ہے۔ ایسی صورت میں کیونکر ہو سکتا ہے کہ واجب الوجود جاہل ہو۔ چنانچہ ان سب خیالی جہالتوں کا رد قرآن کریم یوں فرماتا ہے۔ الا یعلم من خلق وھو اللطیف الخبیر۔ یعنی یہ کہ جب وہ تمام کائنات کا علت العلل اور خالق ہے تو پھر کیونکر ہو سکتا ہے کہ وہ مخلوق سے بیخبر ہو کیونکہ وہ لطیف یعنی مجرد صاحب لطف کامل و رحمت شامل بہ نسبت جمیع موجودات حافظ اور مربی اُن سب کا ہے کیونکہ علم اُس کا ازلی ابدی ہے اس لئے وہ پاک ہے۔ سہو و نسیان و فراموشی اور خواب اور اونگ سے والسلام

خاکسار۔ کبیر الدین احمد احمدی۔ اکبر آبادی سیکرٹری انجمن احمدیہ محلہ بشیرت گنج لکھنؤ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؛ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

امابعد ہمارے کل احمدی احباب پر واضح ہو کہ دور الضعفاء کا ایک حصہ تیار ہو کر ضعفائے آباد ہو گیا ہے لیکن اس محلہ میں پانی نہیں ہے۔ دور سے پانی لانے میں دقت ہوتی ہے اسواسطے یہ تجویز ہے کہ ایک چھوٹا سا کنواں دور الضعفاء میں بنوایا جاوے تاکہ ساکنین کو آرام ہو اور آئندہ دروندہ پانی پیکر خداتعالیٰ کا شکر بجا لادیں اور کنواں بنوانیوالوں کو دعا دیں۔ پانی اللہ جلشانہٗ کی عجیب نعمت ہے اور پانی پلانے کا بڑا ثواب ہے احباب اس کار خیر میں شریک ہوں اور ثواب حاصل کریں۔ بعض ایسے بھی عالی ہمت ہیں جو پورا کنواں اپنے خرچ پر بنوا کر اپنے لئے یا اپنے کسی پیارے کے لئے ذخیرہ آخرت جمع کرتے ہیں یہاں تو ایک انار اور صد بیمار یا ایک یوسف اور ہزار خریدار والا معاملہ ہے۔ ایک کنواں اور ہزاروں احمدی اگر ایک ایک روپیہ بھی عنایت فرما دیں تو کام ہو جاوے بلکہ اس سے بھی کم دیکر خداتعالیٰ کو راضی کر سکتے ہیں اور دُنیا میں آنیکا اصل مقصد دینی سوداگری ہے اور اللہ تعالیٰ کو راضی کرتا ہے وہ کریم و رحیم تھوڑے سے اخلاص والے کام سے راضی ہو جاتا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ پچھلے زمانہ میں بنی اسرائیل کی ایک بدکار عورت کہیں جا رہی تھی راستہ میں اُسے پیاس لگی سر راہ ایک باولی تھی وہ عورت اُس میں اُتری اور پانی پیکر جب نکلی تو دیکھا کہ ایک کتا کیچڑ چاٹ رہا ہے اس کتے پر رحم کرکے وہ فاحشہ پھر کنوئیں میں اُتری اور اپنے موزہ میں پانی بھر کر منہ میں پکڑ کر اوپر چڑھی اور اس کتے کو سیراب کیا اس کے اس نیک فعل کے سبب سے اللہ تعالیٰ نے اسے بخشدیا اور توبہ نصیب کی اور جنتی بنایا۔ اب مقام غور ہے کہ ایک زانیہ بسبب ایک کتے پر رحم کرنے کے جنتی بنگئی تو کیا ایک مسلمان احمدی اپنے بھائی مسلمانوں پر رحم کرنے کے اور انکے لئے کنواں بنوانے کے سبب سے جنتی نہ بنیگا۔ اور اللہ تعالیٰ اسپر رحم نہ فرمائیگا؟ اب ہمارے بھائی غور کریں کہ انہیں کیا اس رنڈی جتنا بھی رحم نہیں ہے جسقدر کہ اسکو ایک ناپاک حیوان پر تھا اور ہمارے احباب اللہ تعالیٰ کی رحمت اور جنت کے خواہاں نہیں ہیں مجھے اُمید ہے کہ ہمارے کل احمدی بھائی بلکہ عام مسلمان خواہ وہ احمدی ہوں یا غیر احمدی خداتعالیٰ کی رضا اور جنت کے خواہاں ہیں لیکن فقط آرزو اور تمنا سے کچھ نہیں ہوتا جب تک عملی حالت درست نہ ہو تو ثواب خلاصہ کلام یہ ہے کہ کنوئیں کے لئے چندہ عطا فرماؤ اور ثواب کماؤ

افتتاح الحق

اس رسالہ کے حصہ اول کا ریویو اخبار میں ہوچکا ہے یہ بیش قیمت رسالہ از تالیفات جناب مولوی ابوالہدی فتح اللہ صاحب عباسی الہ آبادی ناظم انجمن معین الاسلام واقعہ مدرسہ حسین بخش دہلی ہے - کم استطاعت ۲ ر اور امراء ۴ ر کے ٹکٹ بھیجکر ہردو حصے طلب کرسکتے ہیں اس رسالہ میں حدوث مادہ پر آریاؤں کے اعتراضوں کے جوابدیئے گئے ہیں اور بھولی اور صورت پر قابل قدر بحث کی گئی ہے - قابل دید رسالہ ہے ۔

عیسائی مذہب کا فوٹو

مولوی شیر علیصاحب کا مضمون جو بدر میں چھپا تھا برادر محمد یمین تاجر کتب نے بصورت رسالہ چھاپ کر شائع کیا ہے قیمت فی نسخہ ار ایک روپے کے بیس نسخے - عیسائی بھائیوں کے واسطے اچھا تحفہ ہے ۔

صادق کلمات بجواب ثنائی ہفوات

یا رسالہ احمدی نمبر ۹ - ۱۰ - ۱۱ - ۱۲ - مولوی ثناء اللہ صاحب کے رسالہ ہفوات مرزا کا جواب جو ہمارے مکرم دوست سید صادق حسین صاحب نے تحریر فرمایا ہے - مولوی فاضل صاحب کے قرضہ کو مناسب الفاظ میں واپس ادا کیا گیا ہے قیمت ۴ ر ملنے کا پتہ دفتر اخبار الحق دہلی

تحفۃ المحبین

المعروف بہ رویت سید المرسلین - مولفہ جناب مولوی حافظ احمد سعید صاحب دہلوی - قیمت ۴ ر ملنے کا پتہ دہلی بھوجلا پہاڑی - سید ممتاز علی صاحب ہاشمی صاحب مہتمم انجمن دعوت اسلام - آنحضرت نبی کریم افضل الرسل سید المرسلین - خاتم النبیین - محبوب رب العالمین پر درود و سلام بھیجنے کے فضائل اور طریق صحیح روایات اور اُس کے متعلق بزرگوں کے سچے واقعات کتاب کیا ہے عاشقان رسول کے واسطے بادہ معرفت کا ایک جام سرشار ہے - سید صاحب اخیر میں معذرت کرتے ہیں کہ عدم تجربہ کے سبب لکھائی چھپائی کا انتظام اچھا نہیں ہوسکا - ممکن ہے کہ یہ درست ہو - مگر مجھے تو پیارے رسول پہ درود کے ذکر کا ہر ایک صفحہ خوشنما اور پر بہار نظر آتا ہے - خدا خوش رکھے اس کے لکھنے والے چھاپنے والے اور پڑھنے والے کو - ۴ ر میں بینظیر تحفہ ہے - ناظرین منگوائیں اور پڑھیں اور فائدہ اُٹھائیں - یہاں ہم ایک نعت کتاب مذکور سے نقل کرتے ہیں :-

"الٰہی ربنا صلی وسلم
بحسب شان شایانِ محمدؐ
نثار خاک پائے مصطفےٰؐ ہیں
مرے ماں باپ قربانِ محمدؐ
زہے رتبہ زہے شانِ محمدؐ
کہ مصحف ہے ثنا خوانِ محمدؐ
نظر خورشید پہ کسطرح ٹھہرے
ہے عکس روئے تابانِ محمدؐ
فرشتے ہر بشر کے ہیں نگہباں
مگر حق ہے نگہبانِ محمدؐ
قسم کھاتا ہے جس کی رب باری
پیاری ہے بہت جانِ محمدؐ
سوا نیزے پہ ہو جس روز سورج
رہوں میں زیر دامانِ محمدؐ
ہوئے ہم آدمی احسان خدا کا
ملا اسلام احسانِ محمدؐ
غلامانِ محمدؐ ہیں سلاطین
سلاطیں ہیں غلامانِ محمدؐ
صداقت پہ ما ینطق ہے شاہد
کلام حق ہے فرمانِ محمدؐ
وہاں سنتے مدح گو حسان ثابت
یہاں راسخ ہے حسانِ محمدؐ

الدین الخالص

اخلاص کی تعریف ضرورت اور دلچسپ مثالیں قابلدید آٹھ صفحہ کا ٹریکٹ ہے - مفت - ملنے کا پتہ دہلی - بھوجلا پہاڑی سید ممتاز علی ہاشمی صاحب -

تحفۂ ممتاز

قومی اشعار کا ایک مختصر مجموعہ آٹھ صفحہ کا ملنے کا پتہ - دہلی بھوجلا پہاڑی سید ممتاز علی ہاشمی صاحب

تحفۂ شعبان

ماہ شعبان المعظم کی فضیلت میں اور کہ اس ماہ میں مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیئے ایک مختصر رسالہ ہے قیمت - ملنے کا پتہ مذکورہ بالا سید صاحب دہلی

چین میں اسلام

لنڈن کے رسالہ مسلم ورلڈ کا ایک نامہ نگار لکھتا ہے کہ " عیسائی مشنری چین میں اسلام کی حیرت انگیز ترقی اور نشوونما کے حالات معلوم کرکے ضرور حیران ہونگے - چند روز کا عرصہ ہوا ایک مشنری نے مجھے تبلیغ کا کام کرنے کیلئے کہا اور یہ بتایا کہ اس چھوٹے سے شہر میں دو ہزار مسلمان گھرانوں کی آبادی ہے - ایک اور مشنری نے مجھے بتایا کہ اس کے تبلیغی حلقہ میں مسلمانوں کے چھ ہزار خاندان آباد ہیں - اسی طرح ایک تیسرے مشنری نے کہا کہ اس کے حلقہ میں چار ہزار اسلامی خاندان اقامت گزیں ہیں - مشرقی چین کے اس صوبہ میں بیس ہزار اسلامی خاندان بود و باش رکھتے ہیں - اگر ایک کنبہ کم از کم پانچ نفوس پر مشتمل قرار دیا جائے تو صوبہ بھر میں ایک لاکھ کے قریب مسلمان آباد ہیں اور ممکن ہے کہ زیادہ احتیاط سے شمار کرنے پر یہ تعداد دو لاکھ تک بڑھ جائے "

اس میں کلام نہیں ہے کہ مانچو خاندان کی جبلی مخالفت کے باوجود جس کی استبداد و طلسم جمہور پسند چینیوں نے توڑ ڈالا ہے - چین میں اسلام حیرت انگیز ترقی کرتا رہا ہے اور چونکہ چینی حکومت کے دور جدید میں اسلام کے زیادہ نشوونما پانے کی ہر طرح توقع ہے - مبلغین عیسائیت نے اس کی روک تھام کے لئے ابھی سے تدابیر سوچنا شروع کردی ہیں اور معلوم ہوا ہے کہ افریقہ کی مانند یہاں بھی اسلام کی رفتار ترقی کو روکنے کے لئے از سر نو گرم و باقاعدہ کوششیں شروع کی گئی ہیں - اس کے مقابلہ میں ہماری یہ حالت ہے کہ بڑی بڑی مذہبی انسٹیٹیوشنوں کے سالانہ جلسوں میں اشاعت اسلام کے متعلق بڑے زور شور سے رزولیوشن پاس کئے جاتے ہیں مگر عملاً ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھاتے ۔

امرت بازار پترکا سے ضمانت

یہ سُن کر کچھ تعجب نہیں ہوا کہ کلکتہ کے مشہور انگریزی اخبار امرت

بار بار پہلے سے بھی گورنمنٹ بنگال نے پانچ ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کر لی ہے۔ امرت بازار پترکا نے جگتشی آشرم کے متعلق ایک سلسلہ مضامین لکھا تھا جو گورنمنٹ بنگال کے نزدیک قابل اعتراض ٹھہرا ہے۔ ضمانت داخل کر دی گئی ہے۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ ایک انگریزی اخبار سے قابل اعتراض مضامین کی بنا پر ضمانت طلب کی گئی ہے۔

لو اب نوٹ گایا کرینگے

کچھ دن ہوئے انگلینڈ کی رائل سوسائٹی کے ایک ممبر نے امتحاناً فولاد کے پتروں پر کچھ نقلی نوٹ بنائے تھے۔ یہ نوٹ ایسے اچھے بنے کہ ان کو پہچاننا مشکل ہو گیا۔ انگلستان کے ایک بڑے بینکر کے سامنے ایک اصلی اور نو نقلی نوٹ رکھے گئے مگر وہ دس میں سے ایک کو بھی نقلی نہ بتا سکا اس سے بڑا اندیشہ پیدا ہوا۔ اور کئی تجویزیں سوچی جانے لگیں۔ چنانچہ بڑی کوشش کے بعد اب ایک تجویز نکلی ہے اور وہ یہ ہے کہ فونوگراف کے ریکارڈوں کے نمونہ پر نوٹ بنائے جائیں جب کسی نوٹ کے جعلی ہونیکا اندیشہ ہو تو وہ فونوگراف پر رکھ کر بجا لیا جائیگا ان کے لئے نئے نمونہ کے فونوگراف تیار ہونگے۔ ہر فونوگراف پر نہیں بجینگے۔

سلطانی فرمان مدینہ یونیورسٹی کے لئے

(خدا تعالےٰ عزوجل کے فضل و کرم اور حضرت رسول اکرم کی روحانی تائید سے ایک یونیورسٹی بنام "المدرسۃ الکلیہ" قائم کیجاتی ہے۔ یہ ایک اقامتی درس گاہ ہوگی جسکا تعلق مدینہ کی وزارت اوقاف سے ہے۔

(۲) اس یونیورسٹی کے قیام کا یہ مقصد ہے کہ اسلام کی صداقت اور تعلیم کی اشاعت کیجائے

(۳) یونیورسٹی حالات اور ضروریات کیمطابق کئی شعبوں پر مشتمل ہے اور اس کے ساتھ ایک پرائمری اور ایک سکنڈری مدرسہ ہوگا

(۴) جن مضامین کی تعلیم دیجائیگی ان کا فیصلہ سنٹرل کونسل کریگی

(سنٹرل کونسل)

(۵) سنٹرل کونسل کو یہ حق حاصل ہوگا کہ یہ یونیورسٹی کے متعلقہ امور کا انتظام کرے۔

پرنسپل ان تمام معاملات کا انتظام کریگا جن کا تعلق انتظامی کونسل سے ہے۔

سنٹرل کونسل دس ممبروں پر مشتمل ہوگی جس کے صدر نشین وزیر اوقاف ہونگے۔ ممبروں کا انتخاب وزیر اوقاف کرینگے۔ اور ارادۂ سنیہ سے ان کا تقرر عمل میں آئیگا۔ اگر کوئی ممبر بعد ازاں مستعفی ہو جائے یا انتقال کر جائے تو اس کی جگہ ایک اور ممبر سنٹرل کونسل کے دو تہائی ممبروں کی رائے سے منتخب ہوگا۔ اور ارادۂ سنیہ سے اسکا تقرر کیا جائے گا سنٹرل کونسل کے اجلاس قسطنطنیہ میں منعقد ہونگے اور اس کے رزولیوشن کثرت رائے سے پاس کئے جائینگے۔

(انتظامی کونسل)

انتظامی کونسل کے اراکین حسب ذیل عہدہ دار ہونگے شیخ الحرم نبوی۔ گورنر مدینہ۔ مہتمم حرم محترم پرنسپل یونیورسٹی ہیڈ ماسٹر سکنڈری اسکول۔ مقامی علماء کے تین ممبر جنہیں سنٹرل منتخب کریگی۔ عملہ کا ایک یا ایک سے زیادہ عہدہ دار جن کی موجودگی بحث کے لئے ضروری خیال کیجا سکتی ہے تمام معاملات کا فیصلہ کثرت رائے سے ہوگا۔

(انتظام)

۶- یونیورسٹی کے مختلف صیغوں کا انتظام اور ان کی ترکیب یونیورسٹی کے اندرونی قواعد و ضوابط کے مطابق ہوگی۔

(سنٹرل کونسل کے فرائض)

۷- سنٹرل کونسل کے فرائض حسب ذیل ہیں اندرونی قواعد کی ترتیب۔ تعلیمی نصاب کی تیاری نصاب میں ضروری ترمیم۔ اور اضافہ۔ یونیورسٹی کا مالی انتظام صورت حالات کے مطابق سالانہ اخراجات میں کمی یا بیشی بہترین ممکن طریقہ سے۔ ہدایات اور فیصلہ جات کی تعمیل کے لئے ضروری رسائل کی تلاش۔ یونیورسٹی کے آمد و خرچ کی پڑتال۔ نگرانی اور آمد کا مفید ترین مصرف حسابات کی منظوری یونیورسٹی کے مقاصد اور اغراض کا تحفظ پرنسپل اور انتظامی کونسل کے باہمی اختلافات کا تصفیہ۔ یونیورسٹی کے پروفیسروں اور ممبروں کا تقرر اور برطرفی صورت حالات کے مطابق یونیورسٹی کے اراکین اور عملہ میں بیشی ان کے فرائض کی تعیین اختیارات کی کمی بیشی۔ یونیورسٹی کے نام سے چندہ کی عطا کردہ رقم کی تحصیل۔ یونیورسٹی کی ترقی کے لئے پوری کوشش اور یونیورسٹی کے تمام فرائض کی بجا آوری

(انتظامی کونسل کے فرائض)

۸- انتظامی کونسل کے فرائض حسب ذیل ہیں یونیورسٹی کے اندرونی انتظام کی تکمیل۔ سنٹرل کونسل کے احکام اور ہدایات کی نگرانی اور پابندی۔ یونیورسٹی کے کام کا معائنہ اور سنٹرل کونسل کو سہ ماہی رپورٹ بھیجنا جس میں معائنہ کا نتیجہ بتایا جائے یونیورسٹی کے انتظام اور ترقی کے لئے ضروری اصلاحات کی تجویز پرنسپل کی پیش کردہ اصلاحی تجویز پر بحث اگر پرنسپل پروفیسروں اور اُن کے مددگاروں کے سوا عملہ کے کسی عہدہ دار کو مقرر یا برطرف کرے تو اُس صورت میں کسی شکایت کی تحقیقات اور غلط فہمی کا ازالہ کرنا

۹- اگر انتظامی کونسل اپنی کوئی تجویز سنٹرل کونسل کو بھیجے اور اسکا جواب تاریخ رسید سے تین ماہ کے عرصہ میں نہ دیا جاوے تو پھر یہ سمجھا جائیگا کہ سنٹرل کونسل نے تجویز مذکور کو منظور کر لیا ہے

۱۰- یونیورسٹی کے پروفیسران مضامین کے ماہر ہونے چاہئیں جن میں ان کو تعلیم دینی ہے اور انہیں یونیورسٹی کے مقاصد کی تکمیل کے ضروری اوصاف موجود ہوں۔

۱۱- یونیورسٹی میں طلباء کے داخلہ اور منظوری کی شرائط سنٹرل کونسل کے مرتب کردہ قواعد کے مطابق ہونگی۔

۱۲- یونیورسٹی کے کسی شعبہ کی تعلیم کا کورس ختم کرنے پر طالبعلموں کو جو سند عطا کیجائیگی وہ دیگر سرکاری مدارس اور کالجوں کی سند کے برابر ہوگی جن میں یونیورسٹی کے درجہ کی تعلیم ہوتی ہے۔

۱۳- تعلیم عربی زبان میں دیجائیگی۔

۱۴- یونیورسٹی کی سالانہ آمد ۱۰ لاکھ پیاسٹر (دس ہزار ترکی پاونڈ = ...) ہوگی جو وزارت اوقاف سے ادا کی جاسیگی۔ چندے - عطئے اور جائداد موقوفہ اس کے علاوہ ہوگی ÷

۱۵- سنٹرل کونسل کو اس امر کا حق حاصل ہے کہ ایسے اشخاص بطور آنریری ممبر مقرر کرے جن کا وجود یونیورسٹی کے لئے مفید ہو

۱۶- وزارت اوقاف اس ایکٹ پر عملدرآمد کریگی ہم نے یہ ارادہ اس غرض سے جاری کیا ہے کہ اس کی تعمیل کیجائے اور اسے سلطنت عثمانیہ کے قوانین میں شامل کیا جاسئے ÷

(دستخط سلطان و وزرائے دولت عثمانیہ)

گھر کی خبر لو

دیوبندی مولوی صاحبان کو مخالفت احمدیت کی مہلک مرض کا آجکل پھر دورہ ہو رہا ہے کفر پہ کفر کے فتوے ان کے دماغ کے بکس سے صبح شام نکل رہے ہیں۔ کاش کہ مسلمانوں کو کافر بنانے کے عوض وہ کم از کم اپنے شہر کے نام نہاد مسلمانوں ہی کو اسلام کے نام پر قائم رکھنے کی کوشش میں کامیاب ہوستے۔

دیوبندی سماج کا سکرٹری اخبار دیش کو لکھتا ہے "دیوبند میں ۲- جون کو ایک جنم کا مسلمان احسان علی سید ساکن کھیڑی ضلع بجنور جو عرصہ ۱۳ سال سے دیوبند میں رہتا ہے شدھ کر کے ویدک دھرم کی شرن میں لایا گیا۔ یہ شدھی پنڈت بھوجدت نے کرائی۔ شدھی کے بعد پنڈت صاحب کا عالمانہ لیکچر ہوا۔ حاضری قریب پانچسو کے تھی نام رام آشرم یہ رکھا گیا۔ حاضرین کو لڈو تقسیم کئے گئے جو سب نے بخوشی قبول کئے۔ اس شدھی سے شہر کے تمام ہندو۔ پورانک جینی ہر دو قوم کے رؤسا و لیڈران سب متفق ہیں۔

علمی دلچسپی

افغان کے نامہ نگار امریکہ سے لکھتے ہیں :- "اخباری دلچسپی کا یہاں یہ حال ہے کہ ایک ایک شہر سے تیس تیس چالیس چالیس اخبار روزانہ و ہفتہ وار شائع ہوتے ہیں اور ہر اخبار کی تعداد اشاعت ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں تک پہنچی ہوئی ہے اور ہر شخص خواہ امیر ہو خواہ غریب اخبار ضرور خریدتا اور پڑھتا ہے۔ لڑکیاں اور عورتیں بھی جب تک اخبار نہ پڑھ لیں اور کوئی کام نہیں کرتیں۔ مگر افسوس ہے کہ ہمارے صوبہ بھر میں صرف ایک اخبار افغان ہے اور اس کی اشاعت اب تک پانچ سال میں پانچہزار تک بھی نہیں پہنچی میں یہاں افغان کی توسیع اشاعت میں کوشش کر رہا ہوں سابقہ خریداروں کے علاوہ عنقریب ۵-۶ خریدار اور بھیجونگا

علمی دلچسپی کی یہاں یہ کیفیت ہے کہ ہر دولتمند نے اپنی دولت کا ایک بڑا حصہ صرف تعلیم کے لئے وقف کر رکھا ہے بہت سے ایسے لوگ ہیں جنہوں نے تن تنہا صرف اپنے ذاتی خرچ سے بڑے بڑے لڑکوں اور لڑکیوں کے مدرسے چلا رکھے ہیں اور نہ صرف مدرسہ اور اسٹاک خرچ بلکہ طلبار کی کتابوں اور قلم دوات کا بھی خرچ وہی ادا کرتے ہیں برعکس اس کے ہمارے وطن میں امرار و روسا ء کو سوائے فضولیات میں روپیہ برباد کرنے کے اور کچھ نہیں آتا

وقت کی یہاں بڑی قدر کیجاتی ہے کوئی شخص بیکار نہیں بیٹھتا اور نہ ہمارے وطن کیطرح حجروں میں فضول گپوں اور چلم کے دان میں وقت ضائع کرتا ہے ÷

مزدوری بھی یہاں کافی ہے آٹھ گھنٹہ کام کرنیوالا آدمی نو دس روپیہ روزانہ پیدا کر لیتا ہے۔ کام بھی اتنا سخت نہیں۔ لکڑیاں چیرنا۔ میزیں وغیرہ صاف کرنا۔ درختوں سے پھل توڑنا بس اسی قسم کے کام ہیں۔ یہاں ہندوستان اور پنجاب کے بہت سے ایسے لوگ ہیں جو بالکل مفلسی کی حالت میں آئے تھے اور اب وہ دولتمند ہیں۔ دن بھر کام کرتے ہیں رات کو پڑھتے ہیں۔ روزانہ خرچ زیادہ سے زیادہ تین روپیہ یومیہ ہے۔ باقی بچت ہے۔

اصلی انجیل

مصر کے ایک پرانے گرجے سے چھ سال ہوئے انجیل کا ایک نہایت پرانا نسخہ بزبان یونانی برآمد ہوا تھا۔ جسے ایک امریکن کروڑپتی نے جو اس وقت مصر میں موجود تھا منہ مانگی قیمت دیکر خرید لیا اب اخبار لندن ٹائمز میں انجیل کے مفصل حالات شائع ہوئے ہیں۔ اس کی ترتیب مروجہ انجیلوں کی سی نہیں بلکہ یہ ہے

متی- یوحنا- لوقا- مرقس اور متی کی انجیل میں چند ایسی آیات بھی موجود ہیں جو مروجہ متنوں میں نہیں

پانچ پانچ بید سزا اذان دینے پر

لدھیانہ سے ایک دردانگیز خبر آئی ہے کہ وہاں کے گورنمنٹ ہائی سکول کے بورڈنگ ہوس کے مسلمان طلبا نے اذان دیکر نماز پڑھی تو سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ نے اذان کی آواز سنکر اُن کو اذان دیکر نماز پڑھنے سے منع کیا تو لڑکوں نے ہیڈماسٹر صاحب سے شکایت کی۔ مگر چونکہ ہیڈماسٹر صاحب ہندو تھے اُنھوں نے بھی اپنے ہموطنی بھائیوں کے نوجوانوں کو ان کے مذہبی جوش سے سختی کے ساتھ روکدیا یعنی اُنھوں نے بھی سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس کی تقلید کی۔ مگر آخر مرتا کیا نہ کرتا والا مصداق زیر نظر رکھ کر لوگوں نے مسٹر ڈیٹ انسپکٹر مدارس سے شکایت کی تو انسپکٹر صاحب بہادر نے لدھیانہ میں آکر تحقیقات کی تو طلبا کو اس وجہ سے قصوروار پایا کہ اُنھوں نے خلاف دستور بورڈنگ ہوس میں اذان دی ہے۔ دوسرے اُنھوں نے ہیڈ ماسٹر صاحب کے ذریعہ کیوں نہیں شکائتی عرضی بھیجی اس پر لڑکوں کو پانچ پانچ بید کی سزا دی گئی۔

ناظرین یہ ہے اتفاق کا نتیجہ کہ ہندو ہیڈماسٹر اور سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ نے کس حکمت عملی سے لڑکوں کو سختی سے مذہبی رسوم کے ادا کرنے سے رکوادیا اور سزا الگ دلوائی مگر ہمارے ہمعصر پرکاش صاحب خوب گوہرافشانی فرماتے ہیں (کہ انسپکٹر صاحب کا فیصلہ تو خوب ہے اگر سزا خفیف دیجاتی تو ہرج نہ تھا۔)

محب من آپ ذرا پرکاش صاحب کے الفاظ پر غور کریں تو آپکو واضح ہوجاویگا کہ زیادہ قصوروار کون ہے - اور ہرج تو بیچارے مسلمان طلباء کا ہوا کیونکہ پہلے تو الگ گئے اور مذہبی رسوم کے ادا کرنیسے جبراً روک دیئے گئے - مگر ہمعصر صاحب کی گوہرافشانی اس کہاوت پر خوب عائد ہوتی ہے - کہ سزا بھی دلوائی مگر پھر بھی ہم محسن ہیں

آجکل کا زمانہ

الہ آباد ہائی کورٹ میں ایک عجیب قسم کا مقدمہ پیش ہوا کہ چند روز ہوئے ضلع میرٹھ کے ٹھاکر بھوپ سنگھ کسی معاملہ میں اپنی بیوی سے کھٹ پٹ ہوگئے - جس نے خاوند اور بیوی کو الگ الگ کردیا - مگر ایک لڑکی کے سبب الہ آباد ہائیکورٹ میں جانا پڑا اس لئے کہ بیوی کہتی تھی کہ لڑکی میں لونگی - اور میاں فرماتے تھے کہ لڑکی کا حقدار میں ہوں - مگر عدالت سشن نے لڑکی کو میاں کے حوالہ کیا - کیونکہ لڑکی کے حقدار میاں ہی ثابت ہوئے - مگر بیوی نے ہائیکورٹ میں بدیں الفاظ اپیل کی کہ بیشک بھوپ سنگھ کی میرے ساتھ بارہ سال شادی رہی اور لڑکی بھی اسی درمیان میں پیدا ہوئی مگر میری ایک اور شخص سے آشنائی بھی تھی اور وہ اصل لڑکی بھی اُسی کا نطفہ ہے - لہذا بھوپ سنگھ کو کوئی حق نہیں - ہائیکورٹ نے عورت کے بیان کو زیادہ قابل اعتبار سمجھ لڑکی ماں کو دلوادی - معزز ہمعصر پیسہ کا لکھ فرماتے ہیں حیرانی ہے - اجی حیرانی کیسی یہ تو نئی تہذیب کا اثر ہے جس نے کھلم کھلا خاص عدالت میں بدکار عورت کی زبانی اپنا حال ظاہر کیا ہاں البتہ یہ فرماتے کہ عبرت ہے تو ٹھیک ہوتا *

دشمنی کا عجیب بدلہ

راجندر ناتھ دوبے ایک شخص نے اپنے ایک دشمن سے عجیب طرح پر بدلہ لیا جس کی مثال شاید اس سے پہلے نہ مل سکیگی
۱۳ - مئی کی شب کو وہ اپنی سیڑھی لگاکر اپنے دشمن کے مکان میں گھس گیا - اور اس کی بیوی کے گال پر جبکہ وہ سورہی تھی زور سے کاٹا کہ رخسار کا گوشت علیحدہ ہوگیا - عورت ہسپتال میں اور ملزم بشنوپور کی حوالات میں ہے *

ہینڈبل نمبر ۹

کہتے ہیں قطرہ پتھر پر پڑتا رہے تو بالآخر اس میں سوراخ کردیتا ہے اگر یہ سچ ہے تو کچھ تعجب نہیں کہ ہمارے لاہوری احمدی نوجوانوں کے چوورقہ ہینڈبل منکرین اور مخالفین کی سخت دلی کو چیر کر آہستہ آہستہ آہستہ اُن کے اندر داخل ہوجائے - کیسی حکمت سے ان پیارے دوستوں نے تدریجاً حق کو پھیلایا ہے اسوقت ان کا اشتہار نمبر ۹ ہمارے سامنے ہے جس میں عقائد احمدیہ کو حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے الفاظ میں دکھایا ہے - نہ صرف مخالفوں کو دکھانا چاہیئے بلکہ احمدیوں کو خود بھی پڑھنا چاہیئے کیونکہ وہ معرفت کے کلمات ہیں - یہ ہینڈبل خرچ ڈاک کے واسطے ٹکٹ بھیجکر مفصلہ ذیل پتے منگوائے جاسکتے ہیں - ”سکرٹری احمدیہ ینگ مین ایسوسی ایشن لاہور“

کتوں پر رحم

احمد آباد میں میونسپلٹی نے کتوں کے مروانے کا سلسلہ شروع کیا تھا وہاں کے رحمدل مہاجنوں نے دس ہزار روپیہ جمع کرکے ان کی جان بچائی ... ۱۲۰۰ کتے اس رقم سے پرورش پاتے ہیں

رسید زر

۲۰ - مئی ۱۹۱۳ء

منشی محمد اشرف صاحب نمبر ۱۴۴۱ - عہ/
منشی محمد الیاس صاحب نمبر ۳۱۴۵ - عہ
میاں خدابخش صاحب نمبر ۱۹۷۹ - عہ/

۲۱ - مئی ۱۹۱۳ء

چودھری غلام احمد صاحب نمبر ۳۷۶ - للعہ/

۲۶ - مئی ۱۹۱۳ء

منشی غلام حسین صاحب نمبر ۲۱۴۷ - عہ/
سید عابد حسین صاحب نمبر ۳۶۹۳ - عہ/
منشی عبد العزیز صاحب نمبر ۲۹۳۲ - ۱۲/ ۲۹ - مئی
عبد الجلیل صاحب نمبر ۳۱۴۷ - //

۲۷ - مئی ۱۹۱۳ء

منشی غلام محمد صاحب نمبر ۳۱۴۵ - للعہ/

۲۹ - مئی ۱۳ء

قائم علی صاحب ۲۰۷۸ - عہ/

۳۰ - مئی ۱۹۱۳ء

میاں عتیق اللہ صاحب نمبر ۲۵۸۱ - عہ
منشی فتح الدین صاحب نمبر ۲۶۹۰ - للعہ ۱۲/
مولوی محمد اسمعیل صاحب امرتسر نمبر ۳۰۲ - ۲/
منشی مولابخش صاحب نمبر ۲۹۶۶ - عہ/
منشی عبد الکریم صاحب نمبر ۲۴۶۲ - للعہ/
میاں محمد شریف صاحب وکیل نمبر ۲۹۸۳ - للعہ/
شیخ کریم اللہ صاحب نمبر ۲۴۵۵ - للعہ/
سلطان ابراہیم صاحب نمبر ۱۴۱۶ - للعہ/
چراغ الدین صاحب نمبر ۹۸۰ - عہ/

۲ - جون ۱۹۱۳ء

سید معراج الدین صاحب نمبر ۴۷۵ - عہ
حافظ عبد العزیز صاحب نمبر ۲۹۹۰ - للعہ/
محمد عبد اللہ صاحب نمبر ۳۰۱۲ - عہ/
بابو محمد حسین صاحب نمبر ۱۴۴۴ - عہ/
محمد عمر صاحب نمبر ۲۱۵ - للعہ/
ڈاکٹر عبد الغنی صاحب نمبر ۲۷۴۵ - للعہ/
مولوی نجم الدین صاحب نمبر ۲۹۹۶ - عہ/
محمد حسن صاحب نمبر ۲۹۳۵ - للعہ/
چودھری ضیاء الدین صاحب نمبر ۲۶۶۴ - عہ/
مولوی محمد حسین صاحب نمبر ۲۶۵۷ - عہ/
بابو جلال الدین صاحب نمبر ۲۶۳۸ - للعہ/
مرزا ظہور بیگ صاحب نمبر ۲۶۰۷ - للعہ/
میاں نور محمد صاحب نمبر ۲۵۲۸ - للعہ/
ڈاکٹر محمد حسین صاحب نمبر ۲۵۲۱ - للعہ/
حاجی عبد القدوس صاحب نمبر ۲۵۱۴ - للعہ/
منشی غلام محی الدین نمبر ۲۵۱۲ - للعہ/
بابو محمد شفیع صاحب نمبر ۲۱۲۴ - للعہ/

بدر ایجنسی قادیان

بدر ایجنسی قادیان کی معرفت سلسلہ احمدیہ کی ہر ایک قسم کی تصنیف و تالیف مل سکتی ہے۔ جو کتب متعلق ایجنسی نہیں ہیں وہ کسی اور دوکان سے لیکر روانہ کیجاتی ہیں اور ایک آنہ فی روپیہ یا روپیہ سے کم کے واسطے کمیشن چارج کیا جاتا ہے۔ خرچ ڈاک پیکنگ ذمہ خریدار ہوتا ہے۔

رعائتی قیمت ایکماہ کیواسطے تا اخیر جولائی ۱۹۱۳ء

درس قرآن شریف کا مکمل فائل۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح کے درس قرآن شریف سے تفسیری نوٹ ہیں۔ سورۃ فاتحہ سے لیکر والناس تک اصلی قیمت مبلغ صہ فی نسخہ رعائتی قیمت مبلغ للعہ فی نسخہ

مجموعہ اشتہارات مجموعہ اشتہارات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آٹھ حصے اصلی قیمت آٹھ صہ رعائتی قیمت سےعہ

مبادی الصرف عربی زبان کے سیکھنے کے واسطے صرف عربی کے قواعد مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح اصلی قیمت عہ رعائتی ار فی نسخہ

انجیل فتح بر صلیب انگریزی زبان میں جس میں یہ لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ صلیب پر فوت ہوئے تھے مصر سے نکلی ہے اور امریکہ میں چھپی ہے اصلی قیمت مبلغ ۲ رعائتی مبلغ عاصہ

الحزب المقبول حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں جو حضور مختلف اوقات میں پڑھا کرتے تھے صحیح حدیث سے جمع شدہ بمعہ ترجمہ اردو بین السطور اصلی قیمت ۶ر رعائتی ۵ر فی نسخہ

عصمت انبیاء حضرت مسیح موعود کا مضمون در رد نصاریٰ اصلی قیمت ۱۰ر رعائتی ۷ر

غلامی مضمون نوشتہ حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ اصل قیمت ۵ر رعائتی ۳ر

مجموعہ فتاویٰ احمدیہ ہر سہ حصص حضرت مسیح موعود و حضرت خلیفۃ المسیح کے فرمائے ہوئے مسائل فقہ اصل قیمت ۱عہ رعائتی عہ

خطبات نور حضرت خلیفۃ المسیح کے خطبات جمعہ و عیدین کا مجموعہ دو حصوں میں اصلی قیمت عہ

جنتری ایکسو پچیس سال اسلامی۔ عیسائی ہندی سنوں کے دن اور تاریخیں ایک دوسرے کے مطابق بڑی کارآمد کتاب اصلی قیمت مبلغ ہے رعائتی صرف ایک روپیہ

براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود کی پہلی بڑی تصنیف بمعہ سوانح حضرت موصوف اصلی قیمت مبلغ صہ رعائتی عاصہ

سیر پرند پنجاب و ہندوستان کے پرندوں کی تصاویر اور ان کا بیان اصلی قیمت ہے رعائتی صرف ایک روپیہ

مفصلہ ذیل کتابوں کی قیمت میں کوئی رعائت نہیں

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
پہلا و دوسرا سیپارہ	۲ر	کامن اللہ داد خاں	ـــر
سنت احمدیہ	۴ر	کتاب الصیام	ار
جام شہادت	ار	جنتری ایکسو پچاس سالہ	عاصہ
کشف الاسرار	۰۲ر	شر الطبعیت نمبر ۱	ـــر
مکتوبات احمدیہ حصہ اول	۸ر	مرزا صاحب کا مذہب نمبر ۲	ـــر
		مرزا صاحب کا مذہب نمبر ۶	ـــر
کامن غلام رسول	۰ر	اب یا رب	ـــر
ثنائی جیک	۲ر	تحفہ عید	ـــر
معیار الصادقین	۳ر	در ثمین فارسی مجلد	۸ر
سالانہ رپورٹ	۳ر	〃 بے جلد	۵ر
صحیفہ آصفیہ	۳ر	قصیدہ مہدوی	ـــر
شر الطبعیت	۰ر	ضرورت امام	۳ر
احسن القصص	۰۲ر	نور القرآن حصہ دوئم	۴ر

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
چٹھی مسیح	ار	الحق لدھیانہ	۲ر
سہ حرفی چوہڑمل	ـــر	حقیقت نماز	عہ
احمدی کامن	ار	مجموعہ اشتہارات حصہ اول	۱۰ر
اظہار حق	۰ر		
سی حرفی احمد فضلدین	۰ر	مجموعہ اشتہارات حصہ دوئم	۱۰ر
تعلیم القرآن	ار		
بلاغ قوم عابدین	۱۰ر	مجموعہ اشتہارات حصہ سوئم	۱۰ر
صداقت جاداس	ـــر		
سیف حق	۲ر	مجموعہ اشتہارات حصہ چہارم	۱۰ر
سہ حرفی الہ داد	۰ر		
کلمۃ الفضل	ار	رپورٹ جلسہ سالانہ	۸ر
مسیح موعود کی سچائی	ـــر	اردو کا قاعدہ حصہ سوئم	ار
گلدستہ احمدی	۰ر		
		سہ حرفی آمد مسیح	ار
تحفۃ المشتاقین	ـــر	ہائے حسین مظلوم	۰ر
کرشن اوتار	۰ر	مورکھ سیارہ حصہ اول	ار
پہلا پارہ قرآن شریف	ار		
پرانی تحریریں	ار	مورکھ سیدھ حصہ دوئم	ار
در ثمین سابقہ حصہ دوئم			
		مذہب منصور	۸ر
گل موتیا	ـــر	تفسیر پارہ ۲۷	عہ
جام وحدت	ـــر	〃 ۲۸	عہ
گلدستہ رسالت	۲ر	〃 ۲۹	عہ
مجموعہ آمین	ـــر	سیر پرند	عاصہ
تحفہ ندوہ	۰ر	مسلمانوں کا خدا	۲ر
سناتن دھرم	۰ر	خزینۃ المعارف حصہ اول	۵ر
ستارہ قیصرہ	۰ر		
اربعین	۵ر	سچ بیان	ار
کشف الغطاء	۲ر	مجربات نور الدین حصہ اول	۱۰ر
آسمانی فیصلہ	۲ر		
اعجاز احمدی	۳ر	مجربات نور الدین حصہ دوم	۱۰ر
دافع البلاء	ار		
دعوت ندوہ	۱۰ر	مجربات نور الدین حصہ سوئم	۱۰ر
نظم موت	ـــر		
منزگی فریاد	ـــر	تحفہ بنارس بے جلد	۴ر
سچ دا سخدا	ـــر	تحفہ بنارس مجلد	۶ر
سراج کے ۴ سوالوں کا جواب	۴ر	تفسیر سورہ فاتحہ پنجابی	ار

- تفسیر سورۃ بقر پنجابی ۳ر
- الذکر ۲ر
- دینیات کا پہلا رسالہ ار
- حجۃ الاسلام ار
- مبادی الصرف ۲ر
- چشمۂ مسیح ۳ر
- خطبات الہامیہ عہ
- تحفہ قیصرہ ۲ر
- مواہب الرحمن ۴ر
- نماز مترجم ۱
- القول الصحیح ار
- نور قرآن ۲ر
- استخلاف ۳ر
- دھچھوڑہ کو بخ ۰ر
- دعوت دہلی ۰۱ر
- انجیل انگریزی ے
- آئینہ صداقت ۰۲ر
- مباحثہ مونگیر ۴ر
- چشمۂ معرفت عہ
- ثنائی چکر ار
- لیکچر سید حامد شاہ صاحب ۰ر
- حجۃ اللہ ۲ر

- واقعات بھاگلپور ۴ر
- تصدیق کلام ربانی ۸ر
- علمائے خلف ۸ر
- ثنائی فرار ۰۳ر
- چودھویں صدی کا یہودی ۰۲ر
- بیز اسلام ۵ر
- ثنائی چکر ۰ر
- حق کا پرچار ۳ر
- بائبل کا پرچار –ر
- یرمیاہ نبی کی پیشگوئی –ر
- اسلام کا گر ۰ر
- نور دل ۰ر
- اقیموا الصلوٰۃ ۰۱ر
- مجموعہ فتاوی حصہ اول، مجموعہ فتاوی حصہ دوم، مجموعہ فتاوی حصہ سوم عہ
- مکتوبات امام ربانی عمر
- معیار الصادقین ۰۲ر
- کشتی نوح ۰۲ر
- مسیح ہندوستان میں ۳ر

- فرزند علی ۳ر
- رویائے صالحہ ۴ر
- شہادت آسمانی حصہ اول ۵ر
- " حصہ دوئم ۲ر
- السر المکتوم ۴ر
- احمدی پاکٹ بک حصہ اول، احمدی پاکٹ بک حصہ دوم ۴ر
- دعوت الحق ۵ر
- تحفہ عرب ۳ر
- سفرنامہ ناصر نمبر ۱ ار
- " نمبر ۲ ۲ر
- شدھی کی اشدھی ۴ر
- عربی بول چال ۲ر
- گلدستۂ احمد ۰ر
- اسلام اور بدھ مذہب ۵ر
- مباحثہ رامپور ۰۲ر
- اسلام کی پہلی کتاب ۰۴ر
- شہادت القرآن ۰۲ر
- الاستفتا ۴ر
- سر الخلافہ ۴ر

- البرہان الصریح ۰۲ر
- کرشن لیلا ار
- سری نوہ کا ننک ۸ر
- فتح الدین ۳ر
- عصمت انبیاء ۷ر
- غلامی ۳ر
- اسوۂ حسنہ ۸ر
- چولہ گرو نانک صاحب ار
- لیکھر مہر سنگھ ۰ر
- محمد رسول اللہ ۰۱ر
- تتمہ اکمل ۰۲ر
- حامد المسیح ۴ر
- الاسماء الحسنیٰ ۵ر
- موعظۃ الحسنیٰ ۲ر
- خطبات کریمیہ ۴ر
- سلک مروارید حصہ اول ۴ر
- سلک مروارید حصہ دوم ۴ر
- ضرورت زمانہ ۸ر
- لجۃ النور ۳ر
- دوازدہ نشان

- نصیحۃ المسلمین ۰ر
- بفتوح الرحمن ار
- خطبات نور حصہ اول ۸ر
- ثنائی ہرزہ درائی ۰۳ر
- خطبات حصہ دوئم ۱۰ر
- بدر کامل ۲ر
- تدبیر ۶ر
- فتح الیزدان ۶ر
- بشارت برکش ۸ر
- ہدایات –ر
- بنگال کی دلجوئی ۴ر
- روحانی طبیب ۲ر
- مسیح موعود کی سچائی ۰ر
- الحزب المقبول ۵ر
- مجموعہ اشتہارات حصہ پنجم ۱۰ر
- مجموعہ اشتہارات حصہ ششم ۱۰ر
- مجموعہ اشتہارات حصہ ہفتم ۱۰ر
- فتح الاسلام ۸ر
- حقیقت المہدی ۰۱ر
- بیعت نامہ ۲ر

- الوصیۃ
- ست بچن ۱۱ر
- کرامات الصادقین ۸ر
- مجموعہ ازالۃ الوساوس ۴ہ
- نزول المسیح ۴ر
- ازالہ اوہام حصہ اول ۱۲ر
- ازالہ اوہام حصہ دوم ۱۲ر
- تحفہ غزنویہ ۳ر
- استفتاء ۰۱ر
- روئداد جلسہ دعا ۲ر
- انوار الاسلام ۴ر
- ضیاء الحق ۲ر
- نور الحق حصہ دوئم ۵ر
- " حصہ اول ۹ر
- کتاب البریہ عہ
- آئینہ کمالات
- حقیقۃ الوحی اللعہ
- براہین احمدیہ حصہ پنجم ۱۲ر
- توضیح المرام ۸ر
- قادیان کے آریہ اور ہم ۳ر
- جہاد ار

البشریٰ ۴

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جو خدا تعالیٰ کی وحی نازل ہوتی رہی ہے اُس کا مجموعہ حصہ اول مرتبہ بابو ابو الفضل محمد منظور الٰہی صاحب خداوند کریم اپنی رحمتوں اور برکتوں سے مالا مال کرے اُنھوں نے ہستی باری اور صداقت اسلام کے تازہ ثبوتوں کے ایک ذخیرے کو پبلک کے سامنے پیش کیا ہے اور اس موتیوں کی لڑی کی قیمت صرف ۴ر ہے۔ تا کہ ہر شخص آسانی سے خرید سکے۔ ملنے کا پتہ

دفتر تشحیذ الاذہان - قادیان

چشمۂ حیات ۱۲

ڈاکٹران یورپ و امریکہ کی تحقیقات کا نچوڑ۔ بچپن کی غلط کاریوں کا تریاق ہے۔ اس کتاب میں مرض جلق۔ جریان سرعت احتلام اور نامردی وغیرہ کی کامل تحقیقات ان کے اسباب و علامات اور نتائج بوضاحت درج ہیں اور اخیر میں ان تمام امراض کا علاج حسب سبب مجرب اور تیر بہدف نسخہ جات کے ذریعہ درج کیا گیا ہے گویا نایاب اور قابل دید کتاب ہے۔ قیمت صرف ۸ر
حکیم مرزا عنایت خاں حیرت امرتسر کٹڑہ سفید

رفاہ عوام و خواص ۱۲

خدا کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں انسان ان کے بغیر زندگی کے سارے لطف اور عالم کے دلخوش کن نظارے سے بے نصیب اور محروم ہو جاتا ہے اور اکثر آنکھوں کے مریض ابتدا میں کسی خاص مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں تو پھر خارش ڈھلکہ ککرے نزلہ وغیرہ شکایات کا شکار ہوتے ہیں حتیٰ کہ آخر اکثر نور چشم اور نگاہ راحت سے محروم ہو کر اندھے بنجاتے ہیں۔ ہمارے یہ سرمہ حافظ البصر تجربہ شدہ حضرت خلیفۃ المسیح جن کی حذاقت کا ایک جہان مدح خواں ہے بڑی لاگت اور محنت سے طیار کیا ہے اور اعلیٰ جز اس کا موتی اور قیمتی اجزا ہیں۔ آنکھوں کے اکثر امراض کو چند دن کے استعمال سے جڑھ سے اُکھاڑ کر پھینک دیتا ہے۔ کتب بینی اور اصحاب دفاتر کے واسطے کتب بینی اور اصحاب دفاتر کے واسطے انشاء اللہ تعالیٰ بڑا مددگار ہے۔ حفظ ماتقدم کیواسطے ہمارا یہ سرمہ استعمال کیا جاوے تو آنکھوں کی تمام شکایات سے بفضلہ تعالیٰ انسان محفوظ ہو جاتا ہے۔ ہمنے اس سرمہ کے بنانے میں خاص اہتمام کیا ہے اور پھر یہ کہ قیمت بہ لحاظ لاگت وغیرہ کے بہت کم رکھی ہے تا کہ عام لوگ اس سے فائدہ اُٹھائیں اور اس کے نفع کو عام اور عالمگیر بنایا جاوے قیمت ایک تولہ ۱۲ معہ محصولڈاک
المشتہر حکیم غلام محی الدین از قادیان ضلع گورداسپور